شجرۂ عالیہ

شیخ الاسلام مفتی اعظم ہند حضرت شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمۃ

نقشبندی مجددی

ادارۂ مسعودیہ
۶/۲، ۵۔ای، ناظم آباد۔کراچی (سندھ)
اسلامی جمہوریہ پاکستان، ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۷ء

شجرۂ عالیہ

نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ مسعودیہ

نبیرۂ مفتی اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی

جانشین مجددِ عصر پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد

نقشبندی، مجدّدی، مظہری، مسعودی

ادارۂ مسعودیہ ۲/۶، ۵۔ای، ناظم آباد، کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

www.almazhar.com

فہرست

نمبر شمار	مضمون	تحریر	صفحہ
۱۔	تعارف	....	۳
۲۔	منقبت مفتی اعظم ہند	حضرت علامہ مولانا ضیاء القادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ	۱۲
۳۔	منقبت مسعود ملت	حضرت خالد محمود خالد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ	۱۳
۴۔	شجرۂ سلسلہ نقشبندیہ (مفصل)	....	۱۴
۵۔	شجرۂ سلسلہ نقشبندیہ (مجمل)	....	۲۱
۶۔	قلب انسانی	....	۲۲
۷۔	بعض ضروری اصطلاحات	....	۲۴
۸۔	اعمال سہ گانہ	....	۲۵
۹۔	معمولات حضرات نقشبندیہ	....	۲۷
۱۰۔	اوراد و وظائف	....	۲۹
۱۱۔	بعض ضروری اعمال	....	۳۱
۱۲۔	درود شریف واستغفار	....	۳۶
۱۳۔	دعائے حضرت آدم علیہ السلام	....	۳۷
۱۴۔	دعائے حضرت انس رضی اللہ عنہ	....	۳۸
۱۵۔	سوتے وقت کے اعمال	....	۳۹
۱۶۔	ختم خواجگان شریف	....	۴۱
۱۷۔	بعض ضروری ہدایات	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ	۴۳
۱۸۔	وضاحت	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ	۵۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ٥

شیخ طریقت صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد

جانشین مسعود ملت حضرت صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد کی ولادت باسعادت ۱۱؍شوال المکرم ۱۳۹۰ھ/ ۱۱؍دسمبر ۱۹۷۰ء کو بروز جمعۃ المبارک، کراچی میں ہوئی۔ تعلیم کا آغاز آپ نے قرآن پاک سے کیا، تجوید وقرات سے قرآن پاک کی تکمیل کی، آپ کو قرآن پاک کی تعلیم حضرت مسعود ملت نے فرمائی، ۱۹۸۷ء میں میٹرک، ۱۹۸۹ء میں انٹر میڈیٹ، ۱۹۹۲ء میں بی ایس سی امتیازی حیثیت سے پاس کیا۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نہ صرف اپنے جدامجد شاہ محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہم شکل ہیں بلکہ ان کی مراد بھی ہیں چند بشارات ملاحظہ فرمایئے:

۱......حضرت مفتی اعظم ہند کے مرید باصفا جناب محمد حسین صاحب نے خواب میں دیکھا کہ خوشی کا ایک ہنگامہ بپا ہے۔ انہوں نے اپنی مرحومہ بیوی سے پوچھا تو جواب ملا ''مسعود صاحب کے ہاں لڑکا ہوا ہے''

۲......رمضان المبارک ۱۳۹۰ھ/ نومبر ۱۹۷۰ء میں صاحبزادہ صاحب کی پھوپھی نے بہاول پور میں ایک خواب دیکھا کہ دادی مرحومہ نے اُن کی گود میں ایک بیٹا دیا ہے۔ پوچھا گیا تو فرمایا: ''میاں مسعود کے ہاں ہوا ہے''

حضرت مفتی اعظم ہند نے ولادت سے قبل ہی ۱۹۶۶ء میں محمد مسرور احمد نام تجویز فرما دیا تھا۔ وہی رکھ دیا گیا۔

جناب محمد حسین صاحب نے میرپور خاص (سندھ) میں خواب دیکھا جو انہوں نے اپنے خط مورخہ ۱۰؍اپریل ۱۹۷۱ء بنام حضرت مسعود ملت یوں بیان کیا: ''مجھ کو حضرت مفتی اعظم ہند کی

زیارت ہوئی تھی کہ حضرت آپ کے مکان میں رونق افروز ہیں، مسرور احمد کو حضرت نے دم کیا اور اُن کے سر پر ہاتھ پھیرا اور یہ کہا کہ الحمدللہ جیسا میں نے چاہا تھا ویسا ہی ہوا۔''

حضرت صاحبزادہ صاحب اپنے جدامجد حضرت شاہ محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے مظہر ہیں۔اُن کا تقویٰ، پرہیزگاری، بے نیازی، عاجزی وانکساری، حسنِ سلوک، حسنِ خُلق، شرم وحیا اور دنیا سے بے رغبتی سیرتِ طیبہ کے جواہر ہیں۔ وہ حسنِ سیرت اور حُسن قامت میں اپنے جدامجد کا آئینہ ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ زندگی کی بہار صرف علم سے نہیں تقویٰ سے ہے حضرت صاحبزادہ صاحب اپنے والدِگرامی حضرت مسعود ملت سے بیعت ہیں۔۱۹۹۱ء میں آپ نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں حضرت مسعود ملت سے مکہ معظّمہ میں شرف بیعت حاصل فرمایا اور اسی وقت اجازت وخلافت سے سرفراز کیے گئے۔اس کے علاوہ بہت سے مشائخ سے چاروں سلاسل میں اجازت وخلافت حاصل ہے۔(جن کے نام یہ ہیں۔حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری علیہ الرحمۃ، حضرت علامہ فیض احمد اویسی علیہ الرحمۃ، خلیفہءغزالی زماں حضرت سید رشید السبطین زیدی علیہ الرحمۃ، حضرت صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر احمد دامت برکاتہم العالیہ اور شاہی امام وخطیب حضرت مفتی محمد مکرم احمد نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ) حضرت صاحبزادہ صاحب متعدد کتابوں کے مصنف اور مؤلف ہیں۔امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل) کراچی اور ادارہ مسعودیہ کراچی کے چیئرمین اور ''مجلہ المظہر'' کے مدیراعلیٰ ہیں۔

محافل میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اعراس کے موقع پر اپنے عارفانہ خطاب سے سامعین کے قلوب کو منور فرماتے ہیں۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ حضرت صاحبزادہ صاحب کے علم، عمر اور صحت میں برکت عطا فرمائے اور ان کو خانوادۂ مظہریہ کا آفتاب وماہتاب بنائے آمین!

الحمدللہ آپ اس وقت آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ مسعودیہ کے سجادہ نشین ہیں اور حضرت مسعود ملت کی مسند پر جلوہ افروز ہو کر اپنے اجداد کا فیض جاری کیے ہوئے ہیں۔

حضرت مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کا علمی اور روحانی فیض ان کے علمی آثار، اولادِ امجاد اور خلفاء کے ذریعے آج بھی جاری وساری ہے جو پاک وہند میں پھیلے ہوئے ہیں بلکہ مفتی اعظم تو بلاواسطہ بھی فیض رساں ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ ان کے روحانی وعلمی فیوض وبرکات سے ہم سب کو مستفیض فرمائے اور متّبع سُنت بنائے آمین!

عشق ایسا دے مجھے حضرت رسول اللہ سے
ان کی ہر سنت پہ مٹ جاؤں پھروں بد راہ سے

(مظہرؔ)

مجددِ عصر حضرت مسعود ملت

شیخ طریقت حضرت صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد مدظلہ العالی کے والد ماجد اور مرشد گرامی حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ۱۳۴۹ھ / ۱۹۳۰ء کو دہلی میں ہوئی، والد ماجد مفتی اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے زیر سایہ ختم قرآن پاک اور ابتدائی اردو، فارسی، عربی کی تحصیل کی پھر مدرسہ عالیہ عربیہ مسجد فتحپوری (دہلی) سے علوم وفنون عربیہ وفارسیہ کی تحصیل کی، ۱۹۴۸ء میں مشرقی پنجاب یونیورسٹی (سولن) سے فاضل فارسی کا امتحان پاس کیا۔ تقسیم ہند کے بعد ۱۹۴۸ء میں پاکستان ہجرت کی۔ لاہور (پنجاب) سے میٹرک، انٹرمیڈیٹ اور بی۔اے کرنے کے بعد ۱۹۵۸ء میں سندھ یونیورسٹی (حیدرآباد، سندھ) سے ایم۔اے اور ۱۹۷۱ء میں پی۔ایچ۔ڈی کیا۔

۱۹۵۶ء میں دہلی حاضر ہو کر حضرت مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں شرف بیعت حاصل کیا اور کچھ عرصے کے بعد اجازت اور خلافت سے سرفراز ہوئے۔

حضرت قبلہ مسعود ملت کو اپنے والد ماجد اور مرشد نامی حضرت مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ جن عظیم مشائخ طریقت سے اجازت وخلافت حاصل ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ، مجددیہ

از

آفتاب ولایت حضرت علامہ شاہ محمد محمود الوری رحمۃ اللہ علیہ (حیدر آباد، سندھ)

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ، مجددیہ

از

خانوادۂ مجددیہ کے چشم و چراغ حضرت بدر المشائخ فضل الرحمٰن مجددی رحمۃ اللہ علیہ (لاہور)

سلسلہ عالیہ علویہ مالکیہ

از

حضرت علامہ سید محمد علوی مالکی مکی رحمۃ اللہ علیہ (مکۃ المکرمہ)

سلسلہ عالیہ قادریہ

از

حضرت سید زین العابدین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ (نورائی شریف، سندھ)

سلسلہ عالیہ چشتیہ

از

حضرت حکیم سید اکرام حسین سیکری رحمۃ اللہ علیہ (میر پور خاص، سندھ)

سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ

از

حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ (بہاول پور، پنجاب)

آپ کے سلسلہ طریقت سے وابستہ حضرات مختلف ملکوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ آپ علوم دینیہ کی خدمت میں تقریباً پچاس برس مصروف رہے۔ ڈیڑھ سو سے زائد علمی آثار اور

ان کے تراجم تقریباً تمام براعظموں کے مما لک میں پھیل کر عالمی سطح پر مسلمانوں کی اصلاح کر رہے ہیں، خود آپ کی شخصیت اور علمی خدمات پر بیسیوں کتابیں شائع ہو چکی ہیں جن میں ڈاکٹر اعجاز انجم لطیفی کا مقالہ ڈاکٹریٹ نہایت ممتاز ہے جو آپ کی شخصیت اور علمی و ادبی خدمات پر لکھا گیا ہے۔ ۱۹۹۷ء میں ڈاکٹر صاحب موصوف کو اس مقالے پر بہار یونیورسٹی (بھارت) سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری ملی ۔ عالم اسلام نے آپ کے اصلاحی اور تجدیدی کارناموں کو دیکھ کر بعض علماء و مشائخ نے آپ کو ''عہد حاضر کا مجدد'' قرار دیا ہے۔ سلسلہ نقشبندیہ کے ایک شیخ طریقت کہتے ہیں:۔

مسعود ہیں ملّت کے، مجدد ہیں صدی کے وہ
بگڑوں کو بنایا ہے، گرتوں کو سنبھالا ہے

دنیا کے تمام ہی سلاسل کے علماء و مشائخ کے دل میں آپ کا ادب و احترام اور محبت نظر آتی ہے جو کہ محبوب جہان ہونے پر شاہد ہے۔ آپ بکثرت کتابوں کے مصنف و مؤلف ہیں خصوصاً سلسلہ مظہریہ کی تمام تصانیف آپ کے قلم کی مرہونِ منّت ہیں۔ یہ آپ کے والد ماجد اور پیرِ طریقت حضرت مفتی اعظم ہند قدس سرہٗ کی دعاؤں کا صدقہ ہے کہ آپ نے حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ العزیز کی سیرت پر ''سیرت حضرت مجدد الف ثانی'' تالیف فرمائی، اپنے جدِ امجد حضرت فقیہ الہند کے فتاویٰ کو مرتب فرمایا اور حضرت مجدد الف ثانی پر ایک عظیم انسائیکلو پیڈیا تیار کیا (جو ۱۵ جلدوں پر مشتمل ہے)۔ تصانیف کی اشاعت کا سلسلہ آپ کی زندگی کے ۷۴ سال پر محیط ہے۔ جیسا کہ عرض کیا گیا حضرت مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ صاحبِ انفاس تھے۔ آپ نے اپنے فرزند دلبند کو جن دعاؤں سے نوازا بفضلہٖ تعالیٰ وہ پوری ہوئیں۔ جن میں سے چند دُعائیں مندرجہ ذیل ہیں جو حضرت مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مکتوبات شریفہ میں ارشاد فرمائیں:۔

۱۔ مولیٰ تعالیٰ تم سے میری آنکھیں ٹھنڈی رکھے اور مخلوق کو تمہاری دینی خدمت سے بہرہ ور کرے۔(۱۹۴۹ء)

۲۔ مجھے امید ہے کہ اپنے بھائیوں سے سبقت لے جاؤ گے اور اپنے اجداد کا نمونہ ثابت ہو گے۔(۲۵/فروری ۱۹۵۳ء)

۳۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ المولیٰ القوی کے حالات پر مقالہ تحریر کرنا مبارک ہو۔

۴۔ مولا تعالیٰ تمہیں تمہارے جد امجد کا مظہر بنائے۔(۱۱/مئی ۱۹۶۱ء)

۵۔ اعلیٰ حضرت (فقیہ الہند شاہ محمد مسعود قدس سرہٗ) کے حالات لکھنا تم کو اہلِ بو اطن کو مبارک ہو۔(۳۰/مارچ ۱۹۶۶ء)

مجدد عصر حضرت مسعود ملت علیہ الرحمۃ نے ۲۲/ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ بمطابق ۲۸/اپریل ۲۰۰۸ء بروز پیر کو کراچی میں وصال فرمایا۔آپ کا مزار مبارک ماڈل کالونی، کراچی میں مرجع خلائق ہے۔

مفتی اعظم ہند حضرت شاہ محمد مظہر اللہ

مجدد عصر حضرت مسعود ملت علیہ الرحمۃ کے والد ماجد اور مرشد کریم شیخ الاسلام مفتی اعظم ہند حضرت شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ پاک و ہند کے جلیل القدر عالم و عارف تھے۔ آپ کی ولادتِ باسعادت ۱۵/رجب المرجب (۱۳۰۳ھ/ ۱۸۸۶ء) کو دہلی میں ہوئی۔علمائے عصر سے تحصیل علومِ عقلیہ ونقلیہ فرمائی۔تقریباً (۱۳۱۶ھ/ ۱۸۹۸ء) میں صاحبِ ''تفسیر صادقی'' حضرت سید صادق علی شاہ مکان شریفی رحمۃ اللہ علیہ (م۔ ۱۳۱۷ھ/ ۱۸۹۹ء) سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت ہوئے۔حضرت سید صادق علی شاہ مکان شریفی رحمۃ اللہ علیہ کو سندِ حدیث مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کے جدِّ امجد

صاحبِ ''فتاویٰ مسعودی'' حضرت فقیہ الہند شاہ محمد مسعود محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (م۔ ۱۳۰۹ھ/ ۱۸۹۲ء) سے اور سند اجازت وخلافت اپنے والد ماجد صاحبِ ''مرأۃ المحققین'' حضرت سید امام علی شاہ مکان شریفی رحمۃ اللہ علیہ (م۔ ۱۲۸۲ھ/ ۱۸۶۶) سے حاصل تھی۔ آپ جس پر لطف کی نظر فرما دیتے اس کو ماسوا اللہ سے بے نیاز کر دیتے۔ حضرت سید امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سید صادق علی شاہ مکان شریفی رحمۃ اللہ علیہ کو اس خصوصی دُعا سے نوازا ''جو لوگ تمہارے دامن سے وابستہ ہوں ہمیشہ مقبول ومسرور رہوں''۔

حضرت مفتی اعظم ہند کی مقبولیت ومرجعیت اِسی دُعا کی اجابت کی کرامت تھی۔ حضرت مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کو صاحبِ رسالہ ''رکنِ دین'' حضرت شاہ رکن الدین الوری رحمۃ اللہ علیہ (م۔ ۱۳۵۵ھ/ ۱۹۳۶ء) سے چاروں سلاسل میں اجازت وخلافت حاصل تھی حضرت شاہ رکن الدین الوری رحمۃ اللہ علیہ بڑے پائے کے بزرگ تھے۔ آپ کے فیضانِ نظر سے سیکڑوں کفار ومشرکین مشرف با اسلام ہوئے۔ آپ فقیہ الہند مفتی شاہ محمد مسعود محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ممتاز خلیفہ تھے۔

حضرت مفتی اعظم ہند کے جدّ امجد حضرت فقیہ الہند مفتی شاہ محمد مسعود محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جلیل القدر عالم ومفتی، عظیم المرتبت عارف وسجادہ نشین اور مسجد جامع فتحپوری دہلی کے شاہی امام وخطیب تھے [۱]۔ ان تینوں منصبوں پر حضرت مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ

۱۔ مسجد فتحپوری دہلی برصغیر کی تمام مساجد میں خاص امتیاز رکھتی ہے۔ یہاں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، قاضی ثناء اللہ پانی پتی (۱۲۲۵ھ/ ۱۸۱۰ء) وغیرہ اکابر واصاغر علمائے اہلسنت وجماعت آتے رہے۔ یہ مسجد صدیوں سے اہل سنت وجماعت کا مرکز رہی ہے۔ الحمدللہ ڈیڑھ سو سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے، خاندان مسعودیہ کا فیض اب تک جاری ہے۔ آج کل حضرت فقیہ الہند کے پوتے مفتی اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے مفتی اعظم ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد (شاہی امام وخطیب مسجد فتحپوری، دہلی) اپنے اجداد کی مسند پر جلوہ افروز ہیں، آپ کے صاحبزادے مولانا محمد انس احمد مسعودی آپ کے جانشین ہیں۔

نصف صدی سے زیادہ عرصے فائز رہے اور مخلوق الٰہی آپ کے علمی و روحانی فیض سے بہرہ ور ہوتی رہی۔ حضرت مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کی تقویٰ شعاری اور حق گوئی کے موافق ومخالف سب قائل تھے آپ نے ہمیشہ عزیمت پر عمل فرمایا۔ آپ اہل سنت کے عظیم پیشوا تھے۔ علماء ومشائخ اہلسنت آپ کی خدمت میں عقیدت مندانہ حاضر ہوتے تھے۔ آپ کی ذات گرامی سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نمونہ تھی۔

☆......نماز میں حضوری قلب اور محویت کا یہ عالم تھا کہ تیس پینتیس سال کے عرصے میں کبھی نماز باجماعت کی امامت کرتے ہوئے سجدہ سہو نہیں فرمایا۔

☆......چودہ برس سے وصال تک تقریباً ستر برس نماز تہجد ادا فرمائی۔

☆......عمر شریف کے آخری حصہ میں جبکہ سن شریف اسّی (۸۰) سال سے متجاوز تھا رمضان المبارک کے نہ صرف پورے روزے رکھتے بلکہ نماز تراویح کھڑے ہو کر ادا فرماتے تھے۔

☆......حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے یومیہ معمولات کا آغاز نماز تہجد سے ہوتا تھا اور اختتام نماز عشاء کے بعد کتابوں کے مطالعہ کے ساتھ ہوتا تھا گویا کوئی لمحہ اپنے مولا کی یاد سے خالی نہیں ہوتا تھا۔

☆......حضرت مفتی اعظم ہند کی بے شمار کرامتیں منظرِ عام پر آئیں لیکن آپ کی سب سے بڑی کرامت اتباعِ سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تھی۔

کافی ہے بس اِک نسبتِ سلطانِ مدینہ

☆......حضرت مفتی اعظم ہند اپنے مریدین ومعتقدین کی تربیت کا خاص خیال فرماتے تھے، چنانچہ ایک مکتوب میں فرماتے ہیں۔ ”جو کام کرو محض اللہ کے لیے کرو تو تمہارا کھانا پینا، بیوی بچوں کے ساتھ مشغولی سب ثواب ہی ثواب ہوگا، گناہ کا اس میں شائبہ بھی نہ ہوگا“۔

☆......حضرت مفتی اعظم ہند صاحبِ انفاس تھے آپ نے دُعا فرمائی۔

دردِ فرقت میں ترے اس زندگی کی شام ہو

موت جب آئے تو صبح وصل کا پیغام ہو

آپ کی دُعا قبول ہوئی اور آپ نے ۱۴ رشعبان المعظم ۱۳۸۶ھ مطابق ۲۸ رنومبر ۱۹۶۶ء کی شام دہلی میں وصال فرمایا اور مسجد فتحپوری کے صحن میں آپ کو رکھا گیا جہاں آپ کا مزارِ مبارک مرجع خلائق ہے۔

حضرت مفتی اعظم ہند کی علمی یادگار میں ''ترجمہ وتفسیر مظہر القرآن'' اور ''فتاویٰ مظہری'' سرِ فہرست ہیں۔

آپ کے مندرجہ ذیل صاحب زادگان ہوئے۔

۱۔ حضرت علامہ مفتی مظفر احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ (م۔۱۹۷۰ء، کراچی)

۲۔ حضرت علامہ مفتی مشرف احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ (م۔۱۹۸۱ء، دہلی)

۳۔ حضرت علامہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ (م۔۱۹۷۰ء، دہلی)

۴۔ حضرت علامہ منور احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ (م۔۱۹۴۳ء، دہلی)

۵۔ حضرت علامہ منظور احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ (م۔۱۹۴۹ء، حیدرآباد، سندھ)

۶۔ حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ (م۔۲۰۰۸ء، کراچی)

۷۔ حضرت علامہ ڈاکٹر محمد سعید احمد رحمۃ اللہ علیہ (م۔۱۹۹۶ء، دہلی)

منقبت درشان

حضرت علامہ مفتی اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ

از

حضرت علامہ مولانا ضیاء القادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

عالم و فاضل فقیہ و مقتدائے عارفاں
شیخ دوراں مظہر اللہ، مفتی ہندوستان

آپ اصحاب سلف کی ہیں مقدس یادگار
کائنات اتقا کے ہیں آپ روح رواں

ہیں امام اہل سنت ارض پاک و ہند میں
علم و فضل و زہد میں آپ مشہور جہاں

آپ کے ہیں معترف سب عالمانِ ارضِ پاک
آپ کی تقدیس کے قائل ہیں سب پیر وجواں

قدر جوہر شاہ داند یا بداند جوہری
آپ وہ جوہر ہیں جس کے اہل حق ہیں قدرداں

ہدیہء عقیدت بہ حضور مسعودِ ملت

از

خالد محمود خالدؔ نقشبندی

مرادِ سالکاں مسعودِ ملت ہیں مخدومِ جہاں مسعودِ ملت
عطائے مرشداں مسعودِ ملت ہیں سِرِّ دلبراں مسعودِ ملت
نگاہِ مرشدِ عالم کا صدقہ تمہاری خوبیاں مسعودِ ملت
تمہاری فکر کے سب دائرے ہیں متاعِ عارفاں مسعودِ ملت
جمالِ حق کا مظہر، مظہر اللہ ہیں مظہر اللہ کی جاں مسعودِ ملت
مجدد کا گماں کرتے ہیں تم پر تمہارے قدرداں مسعودِ ملت
دلوں کی دھڑکنوں کو تم نے بخشا سرورِ جاوداں مسعودِ ملت
جنہیں بخشی گئی شہرتِ دوامی ہیں وہ عظمت نشاں مسعودِ ملت
بسائیں آپ نے علم و عمل سے دلوں کی بستیاں مسعودِ ملت
ملی ہیں خوشہ چینوں میں تمہارے مقدس ہستیاں مسعودِ ملت
ولی ابنِ ولی، ابنِ ولی ہے تمہارا خاندان مسعودِ ملت
غموں کی دھوپ میں نسبت تمہاری ہے مثلِ سائباں مسعودِ ملت
عطا ہو ذکر کی مستی ہمیں بھی ہو تم رطب اللسان مسعودِ ملت
سمجھ لیتے ہیں وہ احوال دل کا دلوں کے راز داں مسعودِ ملت
ندا دی ہاتفِ غیبی نے خالدؔ ہیں مسعودِ جہاں مسعودِ ملت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ
عَلٰی نَفْسِكَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ اَنْتَ الْغَنِیُّ
وَاَنَا الْفَقِیْرُ اَسْئَلُكَ مَاسَئَلَكَ مِنْهُ وَاَعُوْذُبِكَ مِمَّا
اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِیُّنَا مُحَمَّدٌ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی وَعَلٰی اٰلِهٖ كَذَالِكَ ط صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی
حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ....... اَسْتَغْفِرُ
اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَالْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ ط [ا]

''پاک ہے تو اے اللہ تیری پاکی کی حد کو کوئی گھیر نہیں سکتا......تو اپنی شان میں نرالا ہے، تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی شان بیان فرمائی...... بے شک میں نے گناہ کئے پس تو معاف فرمادے، تو تو بے پرواہ ہے، میں فقیر محتاج ہوں...... میں تجھ سے ہر وہ چیز مانگتا ہوں جس سے تو سوال کیا جاتا ہے...... میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں جس سے تیری پناہ مانگی ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے......ان پر ایسا دُرود ہو جس کو تو پسند کرتا ہے اور جس دُرود سے تو راضی ہوتا ہے اور ان کی آل پر بھی اسی طرح درود ہو...... میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی ہے ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہنے والا، سب کو قائم رکھنے اور سنبھالنے والا، میں اس کے حضور توبہ کرتا ہوں۔''

ا؎ یہ دُعا شجرہ سے پہلے پڑھیں۔

شجرہ سلسلۂ نقشبندیہ (مفصل)

یا الٰہی ہاتھ اٹھاتا ہوں دُعا کے واسطے

کھول دے اپنے خزانے مجھ گدا کے واسطے مدینہ طیبہ

رحمتِ عالم محمد مصطفیٰ کے واسطے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ۱۲؍ربیع الاول ۱۱ھ

مانگتا ہوں وہ جو مانگا ہے رسول پاک نے

دُور رکھ جس سے پناہ مانگی شہِ لولاک نے مدینہ طیبہ

حضرت ابو بکر شاہ اولیاء کے واسطے ۲۳؍جمادی الثانی ۱۳ھ

ہر مہم میں میرے یا رب تو میرا ہوجا کفیل

اَنْتَ حَسْبِیْ، اَنْتَ رَبِّیْ، اَنْتَ لِیْ نِعْمَ الْوَکِیْل مدائن

حضرت سلمان امام الاتقیاء کے واسطے ۱۰؍رجب المرجب ۳۳ھ (عراق)

مشکلوں میں آپھنسا ہوں اے میرے بے کس نواز مُثَلَّل

چارہ سازی کر غریب و ناتواں کے چارہ ساز (درمیان مکہ و مدینہ)

خواجۂ قاسم فردِ کامل بے ریا کے واسطے ۲۴؍جمادی الاول ۱۰۱ھ

ہیں معاصی اس قدر، اعمال نامہ ہے سیاہ

یا الٰہی بخش دے ورنہ ہوا بس اب تباہ مدینہ طیبہ

حضرت جعفر سراج الاولیاء کے واسطے ۱۵؍رجب المرجب ۱۴۸ھ

شرک و بدعت کفر و ذلت حُبِ دنیا سے بچا
اور حمیدہ مجھ کو سب اخلاق کر یا رب عطا — بسطام
۱۵رشعبان ۲۶۱ھ کنز عرفان بایزید رہنما کے واسطے — (ایران)

معصیّت سے پھیر دے دل کو میرے طاعت کی سُو
اے دلوں کو پھیرنے والے بڑا قادر ہے تُو — خرقان
۱۰رمحرم الحرام ۴۲۵ھ شاہِ خرقاں بو الحسن نورِ خدا کے واسطے — (ایران)

نفس و شیطان راہزن ہیں اور کٹھن ہے راستہ
کردے بعد المشرقین ان سے تو میرا فاصلہ — طوس
۴رربیع الاول ۴۷۷ھ بوعلی کنز الیقین جانِ ھُدیٰ کے واسطے — (ایران)

میرے ظاہر کو شریعت سے تو کر آراستہ
نورِ مطلق کی چمک سے باطن کو کر پیراستہ — مَرُو
۲۷رجب المرجب ۵۳۵ھ مظہر حق خواجۂ یوسف مہ لقا کے واسطے — (ترکمانستان)

کام وہ مجھ سے کرا ہو جس سے راضی مجھ سے تُو
تیرے محبوبوں کے سب انداز آئیں ہُو بہُو — غجدوان
۱۲رربیع الاول ۵۷۵ھ عبد خالق قدوۂ اہلِ صفا کے واسطے — (ازبکستان)

اہلِسنت کے طریقہ پر ہمیں ثابت قدم
یاالٰہی رکھ کہیں ایسا نہ ہو ڈِگ جائیں ہم — ریوگر
یکم شوال المکرم ۶۱۶ھ خواجۂ عارف سمائے ارتقا کے واسطے — (ازبکستان)

عشق ایسا دے مجھے حضرت رسول اللہ سے
ان کی ہر سنت پہ مٹ جاؤں پھروں بد راہ سے	وابکنہ
۱۷؍ربیع الاول ۷۱۱ھ خواجۂ محمود مفتاح عطا کے واسطے	(ازبکستان)

ایک سرِمُو تیری طاعت میں نہ مجھ سے فرق ہو
راہ میں تیری میرا دل یا الٰہی برق ہو	خوارزم
۲۸؍ذیقعدہ ۷۱۵ھ شہ علی رامیتنی مردِ خدا کے واسطے	(ازبکستان)

راستہ پر اپنے محبوبوں کے مجھ کو ڈال کر
اے میرے ہادی مجھے پھر اس سے تُو گمراہ نہ کر	سماس
۱۰؍جمادی الآخر ۷۵۵ھ بابا سماسی چراغِ اصفیا کے واسطے	(ازبکستان)

رابطہ پیروں سے میرا ایسا مستحکم رہے
طے کراتا منزلِ صد سالہ جو ہر دم رہے	سوخار
۸؍جمادی الاول ۷۷۲ھ حضرتِ سیّد امیر رہ نما کے واسطے	(ازبکستان)

اپنا ذوق و شوق درد و سوز یا رب کر عطا
اپنے ذکر و فکر انس و معرفت کا دے مزا	قصرعارفاں
۳؍ربیع الاول ۷۹۱ھ شہ بہاء الدین غوث اولیاء کے واسطے	(ازبکستان)

توبہ و زُہد و ورع، صبر و قناعت کر عطا
شُکر و تسلیم و رضا و عزلت توکل اے خدا	چُغانیان
۲۰؍رجب المرجب ۸۰۲ھ شہ علاءالدین عطارِ ولا کے واسطے	(ازبکستان)

مورد الطاف میرے سب لطائف کر خدا
قلب و روح و سر، خفی، اخفیٰ مقام نفس وا — ہلفتو
۵رصفرالمظفر ۱۵۸۱ھ حضرت یعقوب چرخی با صفا کے واسطے — (تاجکستان)

مجھ کو خلوت انجمن اور وطن میں دے سفر
دائمی اپنی طرف میری توجہ رکھ مگر — سمرقند
۲۹رربیع الاول ۸۹۵ھ شہ عبید اللہ نورِ کبریا کے واسطے — (ازبکستان)

اپنی نار عشق سے کر سوختہ دل کو میرے
تا ہمیشہ کے لیے وہ نار دوزخ سے بچے — وخش
یکم ربیع الاول ۹۳۶ھ خواجۂ زاہد ماحی حرص و ہوا کے واسطے — (تاجکستان)

یاد میں اپنی الٰہی ایسا استغراق دے
ذات واحد کے سوا جو مجھ سے سب کچھ گم کرے — اسقرار
۱۹رمحرم الحرام ۹۷۰ھ خواجۂ درویش جانِ ارتقاء کے واسطے — (ازبکستان)

جام وحدت کا پلا کر کردے بے خود مجھ کو یوں — امکنگ
غیر کا خطرہ نہ آئے دل پر ایسا مست ہوں — (ازبکستان)
۲۲رشعبان المعظم ۱۰۰۸ھ شہ امکنگی کبیر الاولیاء کے واسطے

زندگی جتنی بڑھے طاعت بڑھے اتنی مدام — دہلی
موت جب آئے تو آئے چین اے ربِ انام — (بھارت)
۲۵رجمادی الآخر ۱۰۱۲ھ باقی باللہ شاہ ذوالمجد و علا کے واسطے

جس مقام قرب میں پہنچوں کہوں ھَلْ مِنْ مَّزِیْد — سرہندشریف
میری ہر شب ہو شب قدر اور ہر دن روز عید — (بھارت)
۲۸/صفرالمظفر ۱۰۳۴ھ حضرت احمد مجدّد مقتداء کے واسطے

خاتمہ بالخیر ہو سکرات کی سختی نہ ہو!
رُوح جب تیری طرف جائے اسے پستی نہ ہو! — سرہندشریف
۹/ربیع الاول ۱۰۷۹ھ حضرت معصوم کوہِ اعتلا کے واسطے — (بھارت)

قبر جب بھینچے مجھے ہونے لگے مجھ سے سوال
کیجیئو میری مدد اس وقت میرے ذوالجلال — سرہندشریف
۲۷/ذی الحجہ ۱۱۲۷ھ حضرت عبدالاحد محو خدا کے واسطے — (بھارت)

روز محشر کا مجھے ڈر کھائے جاتا ہے خدا — بامیاں
اسکی ہر سختی سے یا رب لیجیئو مجھ کو بچا — (افغانستان)
یکم صفرالمظفر ۱۱۳۳ھ شہ حنیف فخرارباب ہدیٰ کے واسطے

شمس ہو جب میل بھر مجرم پسینہ میں ہوں غرق — انتکی لاتقی
تیرا سایہ چاہتا ہے یہ کمینہ عار خلق — (حجازمقدس)
۱۱۴۳ھ شہ محمد رازداں رازِ خدا کے واسطے

خصم جب میرے کریں مجھ سے طلب اپنے حقوق
ان کو راضی مجھ سے کردیجیئو کہ ہے تجھ پر وثوق — مکہ معظّمہ
۹/ذی الحجہ ۱۱۴۹ھ شہ محمد مظہری محو رضا کے واسطے

جس مقام سخت میں پہنچوں شفیع عاصیاں لواری شریف
ہو مدد پہ میری، سنتے ہوں میری آہ و فغاں (پاکستان)
۴؍ذیقعدہ ۱۱۸۸ھ شہ زماں سلطان خوباں با خدا کے واسطے

جب تیری سرکار میں حاضر ہوں میں لیکر کتاب قاضی احمد
حکم ہو جا ہم نے بخشا بے حساب و بے عتاب (پاکستان)
۱۶؍ذیقعدہ ۱۲۲۳ھ حاجی احمد متقی نور الہدیٰ کے واسطے

تولے جائیں جب میرے اعمال میزان میں خدا مکان شریف
پلۂ نیکی کو بوجھل کر کے ہلکی کر خطا (بھارت)
۷؍صفر المظفر ۱۲۴۴ھ خواجۂ حاجی حسین دل رُبا کے واسطے

جب سر پُل میں چلوں تو ہو تیرا محبوب ساتھ
یوں زبان پر رَبِّ سَلِّمْ ہاتھ میں ہو میرا ہاتھ مکان شریف
۱۳؍شوال المکرم ۱۲۸۲ھ شہ امام علی بحرِ عطا کے واسطے (بھارت)

وہ جہنم کانپتی ہے جس سے دنیا کی یہ آگ
میرے مولا دور رکھیو مجھ سے تو اس کا عذاب دہلی
۱۰؍رجب المرجب ۱۳۰۹ھ حضرت مسعود شاہ اولیاء کے واسطے (بھارت)

پیاس کی شدت ہو جب تو آب کوثر ہو عطا
تا ابد لیتی رہے میری زباں اس کا مزا مکان شریف
۲۲؍رجب ۱۳۱۷ھ سید صادق علی مشکل کُشا کے واسطے (بھارت)

روز محشر مثل لمحہ مجھ پہ گزرے یا خدا   الور
آخرش فردوس اعلیٰ میں مجھے دی جائے جا   (بھارت)
٢١رشوال المکرم ١٣٥٥ھ   شاہ رکن الدین محبوب خدا کے واسطے

مجھ سا منگتا بھی کہیں اس در سے جاتا ہے خدا
تجھ سے تجھ کو مانگتا ہوں اپنے جلوے کر عطا   دہلی
١٤رشعبان المعظم ١٣٨٦ھ   شہ محمد مظہر اللہ پیشواء کے واسطے   (بھارت)

دین کی ہم کو سمجھ دے اور توفیقِ عمل   حیدرآباد
استقامت میں نہ آئے ذرہ بھر کوئی خلل   (پاکستان)
١٢رشعبان المعظم ١٤٠٧ھ   مفتی محمد محمود رہنما کے واسطے

رحمتِ حق ساتھ ہو اور لب پہ ہو ذکر دوام
ہو متاع زیست اپنی سنت خیر الانام   کراچی
٢٢ربیع الثانی ١٤٢٩ھ   حضرت مسعود احمد مقتداء کے واسطے   (پاکستان)

روزِ محشر الٰہی آبرو رکھ لیجیو!
غرق دریائے معاصی ہوں عنایت کیجیو!
حضرت مسرور احمد پارسا کے واسطے   کراچی
مجھ کو اور اُس کو کہ جس کا مجھ پہ کچھ حق ہے خدا   (پاکستان)
جو طلب میں نے کیا یہ سب سبھی کو ہو عطا
اپنی ذات پاک کے اور کل اولیاء کے واسطے

اللّٰھم آمین۔ بجاہ سید المرسلین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

شجرہ سلسلۂ خاندان نقشبندیہ (مجمل)

بخشدے یارب! محمد مصطفیٰ کے واسطے (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)
حضرت بوبکر و سلماں با خدا کے واسطے

قاسم و جعفر زبہر بایزید و بُوالحسن
بُوعلی و خواجہ یوسف مقتدا کے واسطے

عبدخالق خواجہ عارف خواجہ محمود علی!
باباسماسی امیر الاولیاء کے واسطے

شہ بہاء الدین علاء الدین یعقوب وعبید
زاہد و درویش و امکنگی علا کے واسطے

باقی باللہ خواجہ احمد خواجہ معصومِ ولی
خواجہ عبدالاحد مردِ خدا کے واسطے

شہ حنیف و شہ محمد رازداں پیر ہُدا
شہ محمد مظہری قطب ورا کے واسطے

شہ زماں و حاجی احمد متقی شاہ حسین
شہ امام با علی مشکل کشا کے واسطے

حضرت مسعود وصادق شاہ رکن الدین ولی
شہ محمد مظہر اللہ مقتداء کے واسطے

حضرت محمد محمود مفتی دینِ متیں
حضرت مسعود احمد پیشواء کے واسطے

دو جہاں میں سرخرو رکھنا میرے پروردگار
حضرت مسرور احمد پارسا کے واسطے

نعمتِ دَارین دے ہر شر سے لے مجھ کو بچا
اِن بزرگوں کے لیے کُل اولیاء کے واسطے

قلب انسانی

انسان کا قلب بمنزلہ آئینہ کے ہے۔جس طرح آئینہ کے مقابل جو شے آتی ہے وہ اس میں جلوہ گر ہوجاتی ہے مگر جبھی کہ کوئی شے اس کے مقابل بھی تو ہو، اس کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے کہ خود آئینہ بھی نقش و نگار سے پاک ہو، زنگ آلود نہ ہو۔ اس پر کوئی پردہ نہ پڑا ہوا ہو، دونوں کے درمیان کوئی دیوار حائل نہ ہو۔ اگر ان امور میں سے کسی امر کا وجود ہوگا تو ظاہر ہے کہ آئینہ میں کسی شے کا عکس کیسے پایا جاسکتا ہے؟ یہی حال قلب انسانی کا ہے۔ پس اگر قلب کا رخ صور ممکنات کی طرف ہوگا اور پشت محبوب حقیقی جل مجدہٗ کی طرف تو محبوب اس میں کیسے جلوہ گر ہوسکتا ہے۔ بلکہ اگر رخ بھی اس کی جانب کرلیا لیکن خود اس کا حال یہ کہ صور ممکنات کے نقوش سے منقش ہورہا ہے یا معاصی کی وجہ سے زنگ آلود ہورہا ہے یا غفلت کا دبیز پردہ اس پر ڈال رکھا ہے یا شہوتہائے نفسانیہ کی دیوار آہنی درمیان میں حائل ہے، تب بھی اس نور مطلق کی چمک سے یہ کیوں کر منور ہوسکتا ہے؟ البتہ یہ صحیح ہے کہ جب کسی قلب میں مقابل ہونے کی طاقت ہی نہ ہو تو وہ کیا کرے؟ چنانچہ آفتاب جب نصف النہار پر ہوتا ہے کسی نظر کو یہ قوت نہیں ہوتی کہ وہ اس کے مقابل ہوسکے۔ پس جب ادنیٰ مخلوق کے مقابل نظر کا یہ حال ہے تو اس خالق بے ہمتا کے مقابل یہ قلب ضعیف کیا حیثیت رکھتا ہے جس کے ادنیٰ جلوے نے پہاڑ کے ٹکڑے کردیے؟ لیکن قلب انسانی، نظر انسانی سے زیادہ طاقتور ہے۔ دوسرے یہ کہ جس طرح نظرِ انسانی بواسطہ پانی کے یا اس شیشے کے جس کی ایک طرف ہلکی سیاہ ہو، آفتاب کے مقابل ہوسکتی ہے۔ یونہی قلب انسانی بواسطہ ایسی ذات کے جو اس تعالیٰ کے جلوؤں سے منور ہوچکی ہے اُس کے مقابل ہوسکتا ہے اور اگر موانعات مذکورہ کا وجود نہ آنے دے تو ضرور اس واسطے سے اس تعالیٰ کے جلوے حاصل کرے گا کہ ایسے آئینہ کے مقابل جس کو خورشید جہاں تاب نے منور کر رکھا ہے جب دوسرا آئینہ آجاتا ہے تو وہ بھی منور ہوجاتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس کے لیے شیخ کامل کا واسطہ لابدی ہے۔

پھر برخلاف آئینہ کے قلب انسانی اور بھی عجیب عجیب صفات کا حامل ہے جس کا ظہور اس وقت ہوتا ہے جب اس سے کام لیا جاتا ہے چنانچہ ایک صفت تصویر کشی کی ہے کہ مقابل کی تصویر اس میں ہمیشہ کے لیے کھچ جاتی ہے اور ایک صفت مقناطیسی ہے (جسے محبت کہتے ہیں) کہ شے مقابل کی نہ صرف تصویر بلکہ اس کی صفات تک کھینچ کر اپنے میں پیدا کر لیتا ہے۔ پھر جس قوت کی یہ کشش ہوتی ہے ویسا ہی اس کا فعل ہوتا ہے اگر درجہ کمال پر ہے جب تو اپنے مقابل میں یہ فنائیت پیدا کر لیتا ہے اور اس کا فعل مقابل کے فعل کی شان رکھتا ہے۔ یہاں تک کہ دوسرے اعضاء کو اپنے رنگ میں رنگ لیتا ہے۔ چنانچہ نظر کے اندر ایکسرے مشین کی صفت پیدا کر دیتا ہے اور وہ جسم کے اندر کے حالات بعض دفعہ معلوم کر لیتی ہے۔ نہیں، بلکہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مشرق میں بیٹھے ہوئے کی نظر مغرب کے حالات دریافت کر لیتی ہے۔ پاؤں میں وہ قوت عطا کرتا ہے کہ منزلوں کی مسافت منٹوں میں طے کر لیتے ہیں، کانوں میں وہ سماعت پیدا ہو جاتی ہے کہ دُور دراز کی آواز کسی وقت ایسی سن لیتا ہے جس طرح پاس کی آواز، اسی طرح آواز میں ایسی قوت آ جاتی ہے کہ وہ ہزاروں کوس دور تک پہنچ جاتی ہے۔ اسی پر دوسری قوتوں کو بھی قیاس کر سکتے ہیں۔ اہل اللہ کے حالات پر نظر ڈالیں گے تو بے شمار قوتوں کے آپ کو کرشمے نظر آئیں گے اور سب سے بڑی صفت جو قلب کو حاصل ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ حقائق صفاتِ الٰہی اس پر منکشف ہونے لگتے ہیں اور اصلی غرض تصفیہ قلب سے یہی ہے جس کے لیے انسان پیدا کیا گیا ہے۔ وہ قوتیں جن کا اوپر ذکر ہوا وہ اس کے صدقے میں حاصل ہوتی ہیں۔ پھر ان قوتوں کی ہمیشہ یہ شان بھی نہیں ہوتی۔ جب مولیٰ تعالیٰ چاہتا ہے ان قوتوں کا ظہور ہوتا ہے، بلکہ ایسے قلب والے کی کبھی یہ شان بھی ہوتی ہے کہ معمولی قوتوں سے بھی کام نہیں لے سکتا (جس کے متعدد وجوہ ہوتے ہیں)۔

بقولیکہ ؎

گہے برطارم اعلیٰ نشینم
گہے بریشت پائے خود نبینم

بعض ضروری اصطلاحات

لطائف ستّہ

اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے سوا جو کچھ ہے وہ ممکن کہلاتا ہے۔ عالَم امکان کے دو پہلو ہیں اوپر والا پہلو جو جسم وصورت نہیں رکھتا۔ عالَم امر کہلاتا ہے اور نیچے والا حصّہ جو شکل وصورت رکھتا ہے عالَم خلق کہلاتا ہے۔ انسان کا وجود دونوں عالَم سے ترتیب دیا گیا ہے اس کا ظاہری جسم تو عالَم خلق کے اجزاء اربعہ یعنی خاکؔ، پانیؔ، ہواؔ، آگؔ اور نفسؔ سے ترکیب پایا ہے اور باطن اس کا عالَم امر کے لطائف یعنی قلبؔ، رُوحؔ، سرؔ، خفیؔ، اخفیٰؔ سے مرکب ہے، جس کے مقام انسان کے سینے میں اس طرح ہیں۔

۱۔ لطیفۂ نفس (نزد ناف)

۲۔ لطیفۂ قلب (زیر پستان چپ)، زیر قدم حضرت آدم علیہ السلام

۳۔ لطیفۂ روح (زیر پستان راست)، زیر قدم حضرت ابراہیم ونوح علیہما السلام

۴۔ لطیفۂ سر (بالائے پستان چپ)، زیر قدم حضرت موسیٰ علیہ السلام

۵۔ لطیفۂ خفی (بالائے پستان راست)، زیر قدم حضرت عیسیٰ علیہ السلام

۶۔ لطیفۂ اخفیٰ (وسط سینہ)، زیر قدم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اعمال سہ گانہ

باطن کی اصلاح کا مدار تین باتوں پر ہے۔ رابطہ، ذکر اور مراقبہ۔

(۱) رابطہ: رابطہ یہ ہے کہ مرید اپنے پیر کی محبت عشق کے مرتبہ کی پیدا کرے۔ اس طرح کہ کسی دوسرے ولی زمانہ کی محبت اس سے زیادہ دل میں نہ رہے، نہ اس پر کسی کو افضل جانے اور اس کی صورت کی محافظت عظمت کے ساتھ اس درجہ رکھے کہ غیبت و حضوری یکساں ہو جائے بلکہ ہر اس شے کی محبت و تعظیم کو اپنے لیے واجب جانے جو اس سے ادنیٰ نسبت رکھتی ہے کہ یہ شرط اعظم ہے۔

(۲) ذکر: یہ دو طرح کا ہے

(ا) ایک ذکر اسم ذات، اس کا طریقہ یہ ہے کہ آنکھ اور منہ بند کر کے اور زبان تالو سے لگا کر مقام قلب کی طرف متوجہ ہو، پھر خیال ہی خیال میں زبانِ قلب سے لفظ ''اللہ اللہ'' کہے۔ یہ ذکر صبح و شام کم از کم ایک ہزار مرتبہ کرے۔

(ب) دوسرا ذکر نفی اثبات، اس کا طریقہ یہ ہے کہ سانس کو ناف کے نیچے بند کرے، زبان کو تالو سے لگا کر خیال سے ''لا'' کو ناف سے کھینچ کر دماغ تک پہنچائے اور ''الٰہ'' کو دماغ سے داہنے کندھے پر اور ''الا اللہ'' کو کندھے سے دل پر مارے جب سانس گھٹنے لگے تو ''محمد رسول اللہ'' کہتا ہوا سانس لے (صلی اللہ علیہ وسلم)۔۔۔۔ پڑھتے وقت کلمہ شریف کے معنی کا خیال رکھے کہ ''کوئی معبود اور مقصود اور کوئی مطلوب میرا سوائے اللہ کے نہیں ہے''۔۔۔۔ اس میں طاق عدد کا بھی لحاظ رہے۔۔۔۔ ذکر اسم ذات بعد عشاء و بعد صبح کم از کم ایک ہزار بار کیا جائے اور ذکر نفی و اثبات جس قدر ہو سکے۔۔۔۔ جب قلب

ذاکر ہوجائے تو پیر سے عرض کرے اور اس کے ارشاد کے موافق مقام روح میں پھر مقام سر میں پھر خفی میں ذکر جاری کرے یہاں تک کہ تمام جسم کے رگ و ریشہ میں ذکر سرایت کرجائے اور سلطان الاذکار سے مشرف ہوجائے۔

(۳) مراقبہ: مراقبہ اس کا نام ہے۔ سالک دل کو خطروں سے بچا کر عجز و نیاز کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی جانب متوجہ کرے۔ یہاں تک کہ توجہ الی اللہ جس کو حضوری کہتے ہیں میسر ہوجائے۔ لطائف کے مراقبات کا طریقہ یہ ہے کہ مراقبہ کے اندر اپنے قلب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب کے مقابلے میں رکھ کر عرض کرے کہ ''الٰہی تجلّی فعلی کا فیض جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قلب آدم علیہ السلام پر پہنچا ہے میرے قلب پر پہنچا'' حتیٰ کہ تجلّی فعلی میں فنائے قلب حاصل ہوجائے۔ علیٰ ہذا دوسرے لطائف کے مراقبات کیے جاتے ہیں۔

رو بدرگاہ بہاؤالدین نظر کن زانکہ ہست
نُہ فلک مانند درباں در سرائے نقشبند

ترجمہ:۔ (اے مخاطب) تو حضرت بہاؤالدین نقشبند کی درگاہ میں جا اور اس کا نظارہ کر (اس لیے کہ) نو کے نو آسمان حضرت نقشبند کے گھر کے دروازے کی حیثیت رکھتے ہیں

معمولات حضراتِ نقشبندیہ

(۱) ہوش دردم

جو سانس اندر سے آئے یا اندر جائے، غفلت سے نہ آئے، نہ جائے۔۔۔۔ حضور و آگہی سے آئے، جائے۔ یعنی سانس لیتے وقت توجہ اللہ کی طرف رہے۔

(۲) نظر برقدم

چلتے وقت دائیں بائیں یا اوپر نیچے نہ دیکھیں، حلم و بردباری سے راستہ طے کریں، نظر قدموں پر رہے اور خیال ہی خیال میں پیروں تلے دنیا کو روندتے جائیں۔۔۔۔ نظر پر نظر رکھیں کہ وہ بھٹکنے نہ پائے۔۔۔۔ بس چلتے رہیں، منزلیں طے کرتے رہیں۔

(۳) سفر دروطن

حیوانوں کی خصلت و عادت سے انسانوں کی خصلت و عادت کی طرف سفر کریں اور انسانی خصلت سے فرشتوں کی خصلت کی طرف سفر کریں۔۔۔۔ خامیوں سے خوبیوں کی طرف رجوع کریں۔۔۔۔۔ بری خصلت و عادت کو چھوڑ کر اچھی خصلت و عادت اختیار کریں اور دنیا میں اللہ کے خلیفہ بن جائیں۔

(۴) خلوت درانجمن

ظاہر میں مخلوق کے درمیان رہیں مگر باطن میں اللہ کی طرف متوجہ رہیں، ظاہر کو فرائض وسنن سے منور کریں اور اللہ و رسول کے تابعدار رہیں، باطن کو تابع بنائیں تاکہ برے عقیدوں، خیالوں اور ارادوں سے محفوظ رہیں۔ غفلت کو اپنے اندر داخل نہ ہونے دیں محبت میں کمال حاصل کریں سب کے ساتھ رہیں، سب سے الگ رہیں۔

(۵) یادکرد

جوکلمہ حق زبان سے کہیں دل پر اس کا اثر لیں اور لطف اٹھائیں۔۔۔۔۔ زبان آشنا ہو اور دل آگاہ۔

(٦) بازگشت

اللہ کا ذکر کرتے کرتے اللہ کی طرف ایسے متوجہ ہوں کہ بس اللہ ہی اللہ ہو۔۔۔۔ مخلوق کا خیال تک دل سے نکل جائے۔۔۔۔۔ ہر حال میں اللہ کی طرف متوجہ رہیں۔

(۷) نگاہ داشت

مراقبہ اس طرح کریں کہ ظاہر و باطن اللہ کی طرف لگا رہے حتیٰ کہ ظاہر و باطن اور مراقبہ سے بے نیاز ہو جائیں، توجہ کا تکلف بھی درمیان سے اٹھ جائے۔۔۔

(۸) یادداشت

ہمیشہ توحید و مغفرت میں مگن رہیں، دائمی ذوق حاصل ہو جائے اور ہوش و حواس گم نہ ہوں۔ جو اسرار الٰہیّہ حاصل ہوں ان پر قناعت نہ کریں، تازہ بتازہ اسرار حاصل کریں اور ان کو ظاہر نہ کریں۔

تین خاص باتیں

(ا) وقوف زمانی

اپنے آپ کو ماضی کی غفلتوں اور بھول چوک سے نادم و شرمسار رکھیں۔

(ب) وقوف عددی

اپنی حالت پر نظر رکھیں اور دیکھیں کہ پہلی حالت سے ترقی ہوئی ہے یا نہیں اگر ترقی ہوئی ہے تو اللہ کا شکر ادا کریں ورنہ شرمسار ہوں اور کوشش جاری رکھیں۔

(ج) وقوف قلبی

نفس کو پاک کرنے، دل کو صاف کرنے اور روح کو جلا دینے میں ہر روز زیادہ سے زیادہ کوشش کریں کہ اللہ نے وعدہ فرمایا ہے کہ کوشش کی گئی تو صلہ ضرور عطا فرمائے گا۔۔۔ تمام اعمال میں اخلاص پیدا کریں، اخلاص ہی فکر و عمل کی روح ہے۔

اورادووظائف

(ماخوذازمکتوباتِ امام ربانی، دفترسوم، مکتوب نمبر ۱۷)

۱۔ اول شب میں عشاء کی نماز کے بعد جلد سو جائیں۔ بیکار مشاغل میں جاگتے نہ رہیں۔۔۔۔سوتے وقت استغفار اور توبہ کریں، اپنے عیبوں اور خامیوں پر غور کریں، آخرت کے عذاب سے ڈریں اور اس وقت کو غنیمت سمجھیں۔۔۔۔اللہ تعالیٰ سے عفوو مغفرت کی التجا کریں۔۔۔۔سومرتبہ مندرجہ ذیل کلمہ شریف دل کی پوری توجہ کے ساتھ پڑھیں۔

اَسْتَغْفِرُاللهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِ لَّاهُوَالْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ سُبْحَانَهٗ۔

’’میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی ہے ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہنے والا، سب کو قائم رکھنے اور سنبھالنے والا، میں اس کے حضور توبہ کرتا ہوں۔‘‘

۲۔ عصر کی نماز کے بعد مندرجہ بالا کلمہ شریف کو سومرتبہ پڑھیں۔۔۔۔کسی حالت میں ترک نہ کریں۔

۳۔ نماز چاشت کی اگرچہ زیادہ سے زیادہ ۱۲ رکعتیں ہیں مگر دو ہی رکعت پڑھ لیں، یہ بھی غنیمت ہے۔

۴۔ ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھیں۔ جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھتا ہے اس کو بہشت میں داخل ہونے سے سوائے موت کے کوئی چیز نہیں روک سکتی۔

۵۔ پنج وقتہ نمازوں میں نماز کے بعد (تسبیح فاطمہ رضی اللہ عنہا) سُبْحَانَ اللهِ ۳۳ بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ بار، اَللهُ اَکْبَرُ ۳۴ بار اور ایک بار مندرجہ ذیل کلمہ شریف پڑھیں تا کہ سو کی تعداد پوری ہو جائے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِىْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ○

''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کے لیے بادشاہت ہے اور اس کے لیے تعریف ہے، وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور وہ زندہ ہے کبھی نہ مرے گا۔ اسی کے ہاتھ میں ہر قسم کی بھلائی ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔''

٦۔ ہر روز و شب سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ○ سو مرتبہ پڑھی

''پاک ہے اللہ اپنی خُوبیوں سمیت۔''

جس حالت میں ہوں اللہ کا شکر ادا کریں، شکر سے نعمتیں بڑھتی ہیں اور ناشکری سے گھٹتی ہیں۔ اللہ کے فضل کو دنیا کے پیمانوں سے نہیں ناپیں۔ وہ اُس سے بلند اور بہت بلند ہے۔

توتیائے چشم سازم خاکِ پائے نقشبند
تا بیابم سِرِّ حق از لطفِ سائے نقشبند

ترجمہ:۔ مَیں حضرت نقشبند کے پاؤں کی خاک کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنانا چاہتا ہوں تاکہ میں حضرت نقشبند کے سایۂ کرم سے رازِ حق پاؤں۔

بعض ضروری اعمال

○ بیدار ہونے پر پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ ○

’’تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے ہمیں موت (نیند) کے بعد حیات (بیداری) عطا فرمائی اور ہمیں اُس کی طرف لوٹنا ہے۔‘‘ (صحیح بخاری)

○ صبح وشام کے اعمال:

(الف) صبح ایک مرتبہ یہ دعا پڑھیں۔

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ رَبِّ اَسْئَلُکَ خَیْرَ مَا فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ وَخَیْرَ مَا بَعْدَہٗ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَہٗ، رَبِّ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَسُوْءِ الْکِبَرِ، رَبِّ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابٍ فِی النَّارِ وَعَذَابٍ فِی الْقَبْرِ ○ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْھَرَمِ وَسُوْءِ الْکِبَرِ وَ فِتْنَۃِ الدُّنْیَا وَ عَذَابِ الْقَبْرِ ○ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ، اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ، اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ

يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَّمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ۔ (حصن حصین)

''ہم نے اور تمام ملک نے اللہ کے لیے صبح کی اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ نہیں کوئی مَعبُود سوائے اللہ کے، وہ اکیلا ہے، نہیں کوئی شریک اس کا، اس کی ہی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے ہی سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامِل قدرت رکھتا ہے۔ اے میرے ربّ! میں تجھ سے سوال کرتا ہُوں اس دن کی بہتری کا اور اس دن کی بہتری کا جو اس کے بعد آنے والا ہے اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس دن کے شر سے اور اس کے بعد آنے والے دن کے شر سے، اے میرے ربّ! میں تیری پناہ میں آتا ہُوں کاہلی سے اور بڑھاپے کی خرابی سے، اے میرے ربّ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے (مسلم)۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں کسلمندی اور کاہلی سے، ضعیفِ پیری سے اور بُرے بڑھاپے سے اور دنیا کے فتنوں سے اور عذاب قبر سے (تو مجھے ان سب سے بچالے) (عن مسلم، عبداللہ بن مسعود)۔ اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت (دونوں) میں معافی و عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور اپنے دین میں اور دنیا میں، اپنے اہل وعیال اور مال ومنال میں عافیت وسلامتی چاہتا ہوں اے اللہ! تو میرے (جملہ) عیوب کی پردہ پوشی کر اور میرے خوف اور پریشانی کو امن وامان سے بدل دے۔ اے اللہ! تو میری حفاظت فرما میرے آگے سے بھی اور پیچھے سے بھی اور میرے دائیں سے بھی اور بائیں سے بھی اور میرے اوپر سے بھی اور میں تیری عظمت کی پناہ لیتا ہوں اس سے کہ میں کسی اچانک ہلاکت میں ڈال دیا جاؤں نیچے کی جانب سے۔'' (سنن ابی داوٗد)

(ب) شام کو مندرجہ بالا دعا ایک مرتبہ اس طرح پڑھیں۔

اَمْسَيْنَا وَ اَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ٥ رَبِّ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا، رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ، رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ ٥ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ ٥ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِيْ، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَاَعُوْذُ بِعَظْمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ۔ (حصن حصین)

''ہم نے اور تمام ملک نے اللہ کے لیے شام کی اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، وہ اکیلا ہے، نہیں کوئی شریک اس کا، اس کی ہی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے ہی سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔ اے میرے ربّ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس رات کی بہتری کا اور اس رات کی بہتری کا جو اس کے بعد آنے والی ہے اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس رات کے شر سے اور اس کے بعد آنے والی رات کے شر سے، اے میرے ربّ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں کاہلی سے اور بڑھاپے کی خرابی سے، اے میرے ربّ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے (مسلم)۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں کسلمندی اور کاہلی سے، ضعیفِ پیری سے اور بُرے بڑھاپے سے اور دنیا کے فتنوں سے اور عذاب قبر سے (تو

مجھے ان سب سے بچالے) (عن مسلم، عبداللہ بن مسعود)۔ اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت (دونوں) میں معافی و عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور اپنے دین میں اور دنیا میں، اپنے اہل وعیال اور مال ومنال میں عافیت وسلامتی چاہتا ہوں اے اللہ! تو میرے (جملہ) عیوب کی پردہ پوشی کر اور میرے خوف اور پریشانی کو امن وامان سے بدل دے۔ اے اللہ! تو میری حفاظت فرما میرے آگے سے بھی اور پیچھے سے بھی اور میرے دائیں سے بھی اور بائیں سے بھی اور میرے اوپر سے بھی اور میں تیری عظمت کی پناہ لیتا ہوں اس سے کہ میں کسی اچانک ہلاکت میں ڈال دیا جاؤں نیچے کی جانب سے۔'' (سنن ابی داوٗد)

- رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا وَّبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا ۝ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ)

''میں راضی ہوگیا اللہ کے ساتھ (اسکے) رب ہونے پر اور اسلام کے ساتھ (اسکے) دین ہونے پر اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ (ان کے) نبی ہونے پر'' (دارمی شریف)۔

فضیلت: جوشخص یہ دعا تین مرتبہ صبح وشام پڑھے گا اللہ تعالیٰ پر اس شخص کا حق ہے کہ وہ اسے قیامت کے دن راضی اور خوش کر دے۔

- بِسْمِ اللهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝

''اس اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کی برکت سے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاسکتی، زمین کی ہو یا آسمانوں کی اور وہ خُوب سننے والا خُوب جاننے والا ہے۔'' (ترمذی، ابوداوٗد)۔

فضیلت: جوشخص یہ دعا صبح وشام تین مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو ہر بلائے ناگہانی سے محفوظ رکھے گا۔

- اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ ۝

''اے اللہ! صبح کے وقت مُجھ پر یا تیری مخلوق میں سے کسی پر جو بھی انعام ہُوا ہے، تو وہ تیری ہی طرف سے ہے۔ تُو اکیلا ہے نہیں کوئی شریک تیرا، پس تو ہی تعریف کے لائق ہے اور تیرا ہی شُکر ہے۔'' (ابوداوٗد)

فضیلت: جس نے یہ دعا صبح کے وقت پڑھی تو اس نے دن کا شکر ادا کر دیا اور جس نے یہ دعا شام کے وقت پڑھی تو اس نے رات کا شکر ادا کر دیا۔

شام کو مندرجہ بالا دعا اس طرح پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ مَا اَمْسٰى بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ ۝

''اے اللہ! شام کے وقت مُجھ پر یا تیری مخلوق میں سے کسی پر جو بھی انعام ہُوا ہے، تو وہ تیری ہی طرف سے ہے۔ تُو اکیلا ہے نہیں کوئی شریک تیرا، پس تو ہی تعریف کے لائق ہے اور تیرا ہی شُکر ہے'' (ابوداوٗد)۔

- **بعد نماز فجر اور مغرب:**

۷ بار اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ پڑھیں۔

''اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے بچا۔'' (ابوداوٗد)

فضیلت: جو شخص یہ دعا بعد نمازِ مغرب پڑھے اور اس رات اس کا انتقال ہو جائے تو اس کے لیے دوزخ کی آگ سے رہائی لکھ دی جاتی ہے۔ اور جو شخص یہ دعا بعد نمازِ فجر پڑھے اور اس دن اس کا انتقال ہو جائے تو اس کے لیے دوزخ کی آگ سے رہائی لکھ دی جاتی ہے۔

- دن میں جو عمل بھی کریں۔ اطاعت و عبادتِ الٰہی کی نیت کر لیا کریں۔

○ صبح و شام جس قدر ہو سکے مندرجہ ذیل درود شریف اور استغفار مقرر کر کے پڑھیں اس سے کم نہ ہو۔ (وما توفیقی الا باللہ)

درود شریف

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ۝

''اے اللہ اپنے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ان کی آل پر اور ان کے صحابہ پر درود اور سلام بھیج۔''

فضیلت: ارشاد نبوی ہے قیامت کے دن لوگوں میں سے میرے نزدیک زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درود پڑھا ہوگا۔ (ترمذی۔ کنزالعمال)

استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ ۝

''میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا رب ہے، ہر گناہ سے اور اس کے حضور توبہ کرتا ہوں۔''

فضیلت: ارشاد نبوی ہے خوشی ہو اس شخص کو جس نے اپنے نامہ اعمال میں کثرت سے استغفار پائی (ابن ماجہ و نسائی)

سید الاستغفار

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۝

''الٰہی تُو میری پرورش فرمانے والا ہے سوائے تیرے کوئی مَعبُود نہیں تُو نے مُجھے پیدا فرمایا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں اپنی طاقت کے موافق تیرے عہد اور تیرے وعدہ پر ہوں پناہ پکڑتا ہُوں تیرے ساتھ اَپنے افعال کی بُرائی سے اقرار کرتا ہُوں تیری اس نعمت کا جو مُجھ پر ہے اور اقرار کرتا ہُوں اَپنے گناہ کا تُو مُجھے معاف کر یقینا گناہوں کو تیرے سوا کوئی معاف کرنے والا نہیں۔'' (صحیح بخاری)

فضیلت: جو شخص صبح و شام ایک مرتبہ سید الاستغفار پڑھے گا ان شاء اللہ اس کی موت ایمان کے ساتھ ہوگی۔

دُعائے آدم علیہ السلام

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِيَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤَالِیْ وَ تَعْلَمُ مَافِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِیْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِیْ وَاَرْضِنِیْ بِقَضَائِكَ ۝

''الٰہی تو میرے ظاہر و باطن کو جانتا ہے پس میری معذرت کو قبول فرما اور تو میری حاجت کو جانتا ہے پس میں جو تجھ سے طلب کرتا ہوں عطا فرما اور جو میرے نفس کے اندر ہے اس کو تو جانتا ہے پس مغفرت کر میں تجھ سے دُعا کرتا ہوں ایسے ایمان کا جو میرے قلب سے متصل رہے اور ایسا سچا یقین طلب کرتا ہوں کہ یہ حقیقت روشن ہو جائے کہ مجھ تک وہی چیز پہنچے گی جو تو نے میرے لیے لکھ دی ہے اور مجھ کو راضی کر دے اپنے فیصلہ پر۔''

(ماثبت بالسنہ، صفحہ ۲۱۶)

فضیلت: ماثبت بالسنہ میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام جب زمین پر اترے تو طواف کے بعد مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت پڑھ کر یہ دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ''اے آدم تم نے وہ دعا کی ہے کہ اس کی وجہ سے ہم نے تمہاری مغفرت فرمائی اور تمہاری ذریت میں سے تمہارے بعد جو کوئی یہ دعا مانگے گا مغفرت کے ساتھ اس کے غم کو دور

کردوں گا اور ہر تاجر کی تجارت سے اس کی تجارت کو زیادہ کردوں گا اور اس کے پاس دنیاناک رگڑتی ہوئی آئے گی'' ۔ یہ دُعا بھی پڑھ لیا کریں کہ ہر خیر و برکت اس کو حاصل رہے گی اگرچہ اس کے ارادہ میں نہ ہو۔ یاد رکھیں یہ دُعا عبادت کا مغز ہے۔ پس جہاں تک ہو سکے دُعا سے غافل نہ رہیں۔

دُعائے حضرت انس رضی اللہ عنہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

بِسۡمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفۡسِیۡ وَدِیۡنِیۡ ۝ بِسۡمِ اللّٰہِ عَلٰٓی اَھۡلِیۡ وَ مَالِیۡ وَوَلَدِیۡ ۝ بِسۡمِ اللّٰہِ عَلٰی مَآ اَعۡطَانِیَ اللّٰہُ ۝ اَللّٰہُ رَبِّیۡ لَآ اُشۡرِکُ بِہٖ شَیۡئًا ط اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَعۡظَمُ مِمَّآ اَخَافُ وَاَحۡذَرُ عَزَّ جَارُکَ وَجَلَّ ثَنَآءُکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیۡرُکَ ۝ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡٓ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ شَرِّ نَفۡسِیۡ وَمِنۡ شَرِّ کُلِّ شَیۡطَانٍ مَّرِیۡدٍ ۝ وَمِنۡ شَرِّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیۡدٍ ۝ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ حَسۡبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیۡہِ تَوَکَّلۡتُ وَھُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ ۝ اِنَّ وَلِیِّ ےَ اللّٰہُ الَّذِیۡ نَزَّلَ الۡکِتٰبَ وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیۡنَ ۝ (اوّل و آخر دُرود شریف پڑھیں)

''اللہ کی نام کی برکت ہو میری جان اور میرے دین پر۔ اللہ کے نام کی برکت ہو میرے بال بچوں اور میرے مال پر۔ اللہ کی نام کی برکت ہو اُس چیز پر جو اُس نے مجھے بخشی۔ اللہ میرا رب ہے میں اُس کے ساتھ بالکل شرک نہیں کرتا۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے اور سب سے زیادہ عزت و بزرگی والا اور وہ بہت بڑا ہے اُس چیز سے جس سے میں ڈرتا ہوں اور جس کے شر سے مجھے اندیشہ ہے۔ غالب ہے تیری حمایت کرنے والا اور بڑی ہے تیری تعریف اور نہیں ہے کوئی حاکم تیرے سوا کوئی اور الٰہی میں تیرے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور ہر سرکش شیطان سے اور ہر ظالم سرکش کے شر سے۔ پس اگر وہ باز نہ

آئیں تو کہہ دو کافی ہے مجھے اللہ۔ نہیں ہے کوئی معبود، اللہ کے سوا اُس پر ہی میں نے بھروسہ کیا اور وہ ہے مالک عرشِ عظیم کا۔ اور بے شک میرا پروردگار اللہ ہے جس نے اتاری کتاب اور وہ کام بناتا ہے نیک بندوں کے۔'' (کنز العمال، جمع الجوامع)

فضیلت: شیخ الاسلام مفتی اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے مندرجہ بالا دعا کی اجازت عنایت فرمائی ہے جو صبح و شام پڑھی جائے تو اس کی برکت سے ہر وہ آفت جو آنے والی ہے ٹل جائے گی۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ)

سوتے وقت کے اعمال:

- سوتے وقت تمام دن کے اعمال کا جائزہ لیں۔ جو اعمال صالحہ مولیٰ تعالیٰ نے کرائے اور جو انعامات اس نے عطا فرمائے اس پر شکر کریں اور اعمال صالحہ کے لیے قبولیت کی دُعا کریں ان کو اس تعالیٰ کی سپردگی میں دیں تاکہ وہ ضائع نہ ہو سکیں اور جس قدر گناہ صادر ہوئے ان سے توبہ کریں اور اگر کوئی مصیبت پیش آئی ہو تو اس پر اجر کی امید پر صبر کریں اور یہ دعا پڑھیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ، اَللّٰھُمَّ اْجُرۡنِیۡ فِیۡ مُصِیۡبَتِیۡ وَاخۡلُفۡ لِیۡ خَیۡرًا مِّنۡھَا ؁

''بے شک ہم اللہ ہی کی ملکیت ہیں اور بلا شبہ ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، الٰہی مجھے میری مصیبت میں ثواب عطا فرما اور اس سے بہتر مجھے بدلہ نصیب کر۔'' (مسلم)

- حدیث میں آتا ہے کہ جب کوئی آدمی سونے کے لیے بستر پر لیٹتا ہے تو فوراً ایک فرشتہ اور ایک شیطان اس کی طرف لپکتے ہیں فرشتہ کہتا ہے: ''(اے آدم کی اولاد) تو خیر پر خاتمہ کر۔'' شیطان کہتا ہے۔ ''شر پر خاتمہ کر۔'' پس اگر وہ اللہ کا ذکر کر کے سوتا ہے تو رات بھر فرشتہ اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے۔ (ورنہ شیطان اس پر سوار ہو جاتا ہے)'' (سنن نسائی، حصن حصین)
- آیۃ الکرسی ایک مرتبہ پڑھیں۔

حدیث شریف میں آیا ہے: ''جو شخص سوتے وقت بستر پر لیٹ کر آیۃ الکرسی پڑھ لیتا ہے اللہ

تعالیٰ اُس کے اور اُس کے آس پاس کے گھروں کی حفاظت فرماتا ہے اور اللہ عزوجل کی طرف سے صبح تک ایک نگہبان (فرشتہ) مقرر رہوتا ہے جو شیطان کو اُس کے قریب نہیں آنے دیتا۔''

- سوتے وقت تسبیح فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) پڑھیں:
- جب سونے کا ارادہ کریں تو بچھونا جھاڑ کر بچھائیں، سرہانہ شمال کی جانب رہے۔ پھر داہنی کروٹ پر باوضوداہنا ہاتھ سر کے نیچے رکھ کر لیٹیں اور پڑھیں:

بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ ۝

''تیرے نام کے ساتھ ہی اے میرے ربّ! رکھا میں نے اپنا پہلو (بستر پر) اور تیرے نام کے ساتھ ہی اس کو اٹھاؤں گا، لہٰذا اگر تو میری رُوح کو روک لے تو اس پر رحم فرمانا اور اگر تو اسے چھوڑ دے تو اس کی ایسے حفاظت فرمانا جیسے تو حفاظت فرماتا ہے اپنے نیک بندوں کی۔'' (مسلم، صحیح بخاری)

پھر ذکر لسانی یا ذکر قلبی میں مشغول رہیں یہاں تک کہ نیند آ جائے۔

ختم شریف مجددیہ

١۔ درود شریف (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ) ایک سو (١٠٠) مرتبہ

٢۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ ط پانچ سو (٥٠٠) مرتبہ

٣۔ درود شریف (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ) ایک سو (١٠٠) مرتبہ

دعا کی جائے یاالٰہی ختم شریف مجددیہ کا ثواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل محبوب سبحانی، قطب ربانی، غوث صمدانی، واقف اسرار ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی علیہ الرحمۃ کی روح پاک کو پہنچے۔

فضیلت: یہ ختم شریف در دِرادوا ہر مرضِ راشفاء کا مصداق ہے، یہ ختم شریف حضرت امام ربانی غوث صمدانی قطب ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا ہے جس کام میں کامیابی کی امید ختم ہو چکی ہو اس کے پڑھنے سے کامیابی حاصل ہو جاتی ہے۔

ختمِ خواجگان سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مُجدّدیہ

۱۔ سورۃ فاتحہ — ۷ مرتبہ

۲۔ درود شریف: صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ — ۱۰۱ مرتبہ

۳۔ سورۃ الم نشرح — ۷۹ مرتبہ

۴۔ سورۃ اخلاص — ۱۰۰۱ مرتبہ

۵۔ سورۃ فاتحہ — ۷ مرتبہ

۶۔ درود شریف — ۱۰۱ مرتبہ

۷۔ مندرجہ ذیل اسماء مربّی تعالیٰ — ۱۰۰، ۱۰۰ مرتبہ

یَاقَاضِیَ الْحَاجَاتِ	یَاکَافِیَ الْمُھِمَّاتِ
یَامُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ	یَاحَلَّ الْمُشْکِلَاتِ
یَادَافِعَ الْبَلِیَّاتِ	یَارَافِعَ الدَّرَجَاتِ
یَاشَافِیَ الْاَمْرَاضِ	یَامُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ
یَامُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ	یَامُنَزِّلَ الْبَرَکَاتِ

یَاغِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ

یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

اس ختم کا ثواب حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند، خواجہ محمد امیر کلال، خواجہ بابا محمد سماسی، خواجہ علی رامیتنی، خواجہ محمود انجیر فغنوی، خواجہ عارف ریوگری، خواجہ عبدالخالق غجدوانی، (رحمۃ اللہ علیہم اجمعین) کو بالخصوص اور جمیع ارواح بزرگان سلاسل کو بالعموم ہدیہ کیا جائے اور اس کے بعد اپنی دینی اور دنیوی حاجتوں کے لیے دُعا مانگی جائے جو ان شاء اللہ تعالیٰ قبول ہوگی۔

(یہ ختم شریف مندرجہ بالا سات (۷) خواجگانِ بخارا سے منسوب ہے جو خواجگان کے نام سے معروف ہوئے۔اس لیے یہ ختم ''ختمِ خواجگان'' کہلاتا ہے)

بعض ضروری ہدایات

۱۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے، وہ ہم سے جو کچھ چاہتا ہے، ہمارے فائدے کے لیے چاہتا ہے، اس کی اطاعت و بندگی میں ہمارا اپنا فائدہ ہے۔ اس کا کوئی فائدہ نہیں، وہ فائدے سے بے نیاز ہے۔ ہر عقل مند انسان اپنا فائدہ چاہتا ہے اس لیے دانائی یہ ہے کہ زندگی کے ہر شعبے میں اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی کی جائے اور زندگی کو برباد نہ کیا جائے۔

۲۔ دین کی باتیں عقل کے ذریعے سمجھ میں آسکتی ہیں، مگر برسوں میں، صدیوں میں، کیونکہ عقل کی رفتار بہت سست ہے۔ وحی کی رفتار اور فکرِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی رفتار بہت تیز ہے، ان کی تیزی کا کوئی اندازہ نہیں کرسکتا۔ جو بات عقل صدیوں میں بتاتی ہے۔ قرآن و حدیث لمحوں میں بتادیتے ہیں۔ اس لیے ہمارا فائدہ اسی میں ہے کہ قرآن وحدیث پر عمل کریں اور بہت کم وقت میں صدیوں کے فائدے حاصل کریں۔

۳۔ ہر حال میں متوجہ الی اللہ رہیں۔ اسی کو کارساز حقیقی سمجھیں۔ اس نے فرمایا ہے کہ ''کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں۔'' جس نے اللہ کو نہ چھوڑا، اللہ نے اس کو نہ چھوڑا۔

۴۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ فاتحہ میں اپنے محبوبوں کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ دُعا کرو کہ مولا! ہم کو ان کے نقش قدم پر چلا کہ یہی صراط مستقیم ہے اللہ تعالیٰ کے محبوبوں سے پیٹھ پھیرنے والا، ان سے روگردانی کرنے والا، ان کو کچھ نہ سمجھنے والا، صراط مستقیم پر نہیں۔ قرآن کریم نے اہل اللہ کے نقوش قدم کو صراط مستقیم سے تعبیر کیا ہے، ان کے دامن سے وابستہ رہیں کہ اللہ سے مانگنے کا انہوں نے سلیقہ سکھایا ہے۔

۵۔ ابلیس کو اللہ تعالیٰ نے بڑی عزت دی تھی، اس کا بڑا درجہ تھا، بڑا وقار تھا، مگر جس گھڑی اس نے حضرت آدم علیہ السلام سے پیٹھ پھیری، آن کی آن میں ساری عزت،

سارا وقار، خاک میں مل کر رہ گیا اور وہ مردود ٹھہرا۔ وہ یہ سمجھتا تھا کہ اللہ کے محبوبوں سے پیٹھ پھیر کر اللہ کی طرف متوجہ ہونا توحید ہے مگر اللہ نے بتایا کہ دل میں ان کی محبتوں اور عظمتوں کو لے کر اللہ کی طرف متوجہ ہونا توحید ہے۔

۶۔ ہر لحہ معیّت حق کا احساس رکھیں، ایک آن غافل نہ ہوں، یہ اس کا کرم ہے کہ اس نے اپنے بندے کو تنہا نہ رکھا۔۔۔فرمایا کہ ''جہاں تم ہوتے ہو ہم تمہارے ساتھ ہوتے ہیں''۔۔۔سبحان اللہ! بے آسرا کو ایسا آسرا دیا کہ اندھیروں میں اُجالا ہو گیا۔

۷۔ سب کچھ وہی دیتا ہے مگر یہ اس کا کرم ہے کہ دیتا وہ ہے مالک ہم کو بنا دیتا ہے۔۔۔''ہمارا مال، ہماری اولاد، ہماری جائیداد، ہماری زمین''۔۔۔۔ہمارا تو کچھ بھی نہیں۔۔۔ہم بھی اپنے نہیں۔۔۔اس کی امانت ہیں مگر یہ اس کی عنایت ہے کہ سب کچھ ہمارا بنا کر ہم کو مالک بنا دیا۔۔۔اس کی عنایت خاص کا ہر لحہ شکر ادا کریں۔

۸۔ دل میں اخلاص پیدا کریں، جس سے محبت کریں اللہ کے لیے کریں۔۔۔جو نیک کام کریں معاوضے کی خواہش دل میں نہ رکھیں بلکہ محض اللہ و رسول کے لیے کریں۔۔۔بچوں کے لیے روزی کمائیں تو اس لیے کہ اللہ و رسول نے اس کا حکم دیا ہے۔۔۔بچوں سے محبت کریں تو اس لیے کہ اللہ و رسول کا حکم یہی ہے۔۔۔اخلاص عمل کا بڑا اجر ہے، حدیث میں آتا ہے جو شخص چالیس روز برابر اخلاص سے کام کرتا رہا اس کے دل سے حکمت کے چشمے پُھوٹ پڑتے ہیں۔ ہمارے بزرگوں نے اسی اخلاصِ عمل سے سب کچھ پایا۔

۹۔ سچی محبت اس کی ہے جو محبوب سے عوض کا طالب نہ ہو بلکہ اس کی محبت کو حاصل زندگی سمجھے۔۔۔دنیا میں ہم انسانوں سے محبت کرتے ہیں مگر کوئی ایسا محبت کرنے والا نہ دیکھا جو اپنے محبوب سے اس کی ملکیت کا طلبگار ہو۔۔۔محبت، ایثار چاہتی ہے، محبت قربانی چاہتی ہے، محبت صرف اور صرف محبوب چاہتی ہے، تو محبوب سے محبوب کو طلب

کیجیئے کہ سب کچھ مل جائے گا۔ ان شاء اللہ!

۱۰۔ اللہ اور رسول کی محبت میں ایسی وارفتگی پیدا کریں کہ ہر وہ چیز اچھی معلوم ہو جو اللہ و رسول کی نظر میں اچھی ہو۔ خواہ دنیا کچھ ہی کہتی ہو اور ہر اس چیز سے بیزار ہو جائیں جس سے اللہ اور اس کا رسول بیزار ہے۔۔۔ حدیث میں آیا ہے کہ تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک دیکھنے والے (تم کو دیکھ کر) یہ نہ کہنے لگیں "یہ تو دیوانہ ہے۔"

۱۱۔ اس لیے مرید نہ ہوں کہ تجارت و ملازمت وغیرہ میں ترقی ہو اور دنیاوی مشکلات دور ہوں، یہ بات اخلاص کے خلاف ہے۔ یہ بیعت تو نہ ہوئی، یہ تو تجارت ہوئی۔۔۔ اللہ کے لیے بیعت ہوں اور مقصود صرف یہی ہو کہ اللہ و رسول سے تعلق میں اضافہ ہو اور سنت پر چلنے کی زیادہ سے زیادہ توفیق میسر آئے کیوں کہ یہی وہ دولت ہے جو آخرت میں کام آنے والی ہے۔۔۔ اہل ہمت دنیا کی دولت پر قانع نہیں ہوتے بلکہ ہمت بلند رکھتے ہیں۔

۱۲۔ کوشش کریں کہ برائیوں سے دور رہیں اور زیادہ سے زیادہ نیکیاں حاصل کریں۔ دنیاوی دولت میں سبقت لے جانے سے بدرجہا بہتر یہ ہے کہ اُخروی دولت میں سبقت حاصل کی جائے۔

۱۳۔ اسراف اور تبذیر سے بچیں اور میانہ روی اختیار کریں۔۔۔ اسراف یہ ہے کہ ضرورت کے وقت ضرورت سے زیادہ خرچ کیا جائے۔ اور تبذیر یہ ہے کہ بلا ضرورت خرچ کیا جائے یہ دونوں فضول خرچی کی صورتیں ہیں۔ قرآن و حدیث میں اسراف و تبذیر سے بچنے کی سخت تاکید کی گئی ہے مگر نیک کاموں میں خرچ کرنے کی حوصلہ افزائی کی ہے اور سخاوت و فیاضی کی تعلیم دی ہے۔

۱۴۔ مال جمع کر کے نہ رکھیں بلکہ اس کو نیک راہوں میں خرچ کرتے رہیں۔ مال جمع کرنے والے اور گن گن کر رکھنے والے کے لیے قرآن میں ارشاد ہوتا ہے "تباہی ہے اس شخص کے لیے جو مال گن گن کر سینت سینت کر رکھتا ہے۔" حضور صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''مال بڑھاتے رہو'' ---- مال تجارت سے بھی بڑھتا ہے اور خیرات سے بھی ----

۱۵۔ ریاکاری سے بچیں یعنی کوئی اچھا کام دکھادکھا کر نہ کریں یا اس لیے نہ کریں کہ لوگ آپ کی تعریف کریں، ایسے کام کا کوئی اجر نہیں، قرآن کریم میں ہے کہ ایسا کام کرنے والا خود اپنے کام کا ذمہ دار ہے اللہ کے ذمہ اس کا کوئی اجر نہیں ---- آخرت میں اسی کے لیے اجر ہے جو اللہ کی رضا کے لیے کام کرے۔ احسان کی بڑی فضیلت ہے۔ غیر کی رضا کے لیے کام کرنا اور اللہ سے اجر چاہنا بڑی بے شرمی کی بات ہے۔

۱۶۔ غرور سے بچیں، کتنی ہی دولت ہو، کتنے ہی اعلیٰ عہدے پر پہنچ جائیں عجز و انکساری کو اپنا شعار بنائیں ---- یہ خیال کریں کہ یہ دولت اور یہ عہدہ چھین لیے جائیں گے اور ہم قبر میں تنہا ہی جائیں گے ---- یہ وقت آنے والا ہے ---- ایسا نہ کریں کہ پھر شرمسار ہوں ---- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تاجدار دو عالم ہوتے ہوئے وہ انکسار اختیار فرمایا کہ ہر دل کے قریب ہوگئے اور ہر دل آپ کے قریب ہوگیا ---- ہمیشہ جھک کر ملیں کہ پھل دار درخت ہمیشہ جھکتا ہے ---- بے فیض درخت اکڑا رہتا ہے --- پھر وہ جھکایا جاتا ہے وہ جلایا جاتا ہے۔

۱۷۔ کبھی جھوٹ نہ بولیں حتیٰ کہ مذاق میں یا بچوں کو بہلاتے وقت بھی جھوٹ نہ بولیں اس طرح رفتہ رفتہ جھوٹ بولنے کی عادت پڑ جاتی ہے اور بچوں پر اس کے غلط اثرات مرتب ہوتے ہیں پھر وہ بھی جھوٹ بولنے لگتے ہیں ---- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ بولنے سے منع فرمایا ہے اور قرآن و حدیث میں سچ بولنے کی تاکید کی گئی ہے۔

۱۸۔ فحش گوئی اور گالی سے اپنی زبان کو محفوظ رکھیں --- حلقہ بیعت میں داخل ہو کر اپنی نگرانی شروع کریں اور رفتہ رفتہ اپنی سیرت کی ان خامیوں کو دور کریں جو سنت کے خلاف ہیں اور انسان کو داغدار بناتی ہیں، اپنی زندگی کو اللہ کے رنگ میں رنگ لیں اور

اس سے بہتر کس کا رنگ ہے؟۔۔۔اس کا بندہ ہو کر اس کے حکم کی سرتابی کرنا اور کسی دوسرے کے حکم پر چلنا آئینِ محبت کے خلاف ہے اور بڑے شرم کی بات ہے۔

۱۹۔ کسی کی غیبت نہ کریں خواہ دوست ہو یا دشمن، دشمن کی غیبت کریں گے تو دوست کی غیبت کی عادت پڑ جائے گی۔۔۔غیبت یہ ہے کہ کسی کی بری بات اس کے پیٹھ پیچھے بیان کی جائے اور اگر اس میں یہ بات سرے سے ہے ہی نہیں تو یہ غیبت نہیں بلکہ تہمت ہے اور یہ بہت بڑا گناہ ہے۔۔۔کسی پر تہمت نہ لگائیں اور اپنی زبان کو تہمت طرازی سے محفوظ رکھیں۔قرآن کریم کے مطابق غیبت کرنا ایسا ہے جیسے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا۔۔۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے محفوظ رکھے۔آمین!

۲۰۔ بلا اشد ضرورت کبھی دست سوال دراز نہ کریں، کوشش کریں کہ آپ کا ہاتھ اوپر رہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔''یعنی دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔۔۔سوال اس کے لیے حلال ہے جس کے پاس نہ پہننے کو کپڑے ہوں اور نہ کھانے کو روٹی۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''سوال ذلت کی بات ہے اگرچہ والدین ہی سے کیوں نہ کیا جائے''۔سوال سے توبہ کریں اور کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلائیں۔غیرت کو اپنا شعار بنائیں، اللہ تعالیٰ ضرور مدد فرمائے گا اس کا وعدہ سچا ہے۔

۲۱۔ بلا ضرورت قرض لینا، اپنی عادت خراب کرنا ہے۔۔۔جو قرض لینے میں دلیر ہو جاتا ہے پھر اس عادت کا چھٹنا مشکل ہو جاتا ہے۔۔۔بہتر ہے کہ جتنی چادر ہو اتنے ہی پاؤں پھیلائے جائیں۔۔۔تنگی و فراخی اللہ کی طرف سے ہے اگر فراخی کے بعد تنگی آئے تو ہرگز دل تنگ نہ ہوں۔ بلکہ مردانہ وار تنگی کو برداشت کریں اور خوددارانہ بسر کریں۔۔۔لوگوں کی ملامت اور لعن طعن کی ہرگز پرواہ نہ کریں، کسی کو دکھانے کے لیے اپنے اوپر قرض کا بوجھ بڑھانا دانائی کی بات نہیں ہے بلکہ نہایت بے عقلی کی بات ہے۔

۲۲۔ مادّی اشیاء کی فراوانی کی دل میں خواہش نہ کریں۔قرآن پاک میں ہے کہ

''کثرتِ مال کی خواہش نے انسان کو برباد کر دیا یہاں تک کہ وہ اپنی قبر تک پہنچ گیا''۔۔۔اپنی ضرورتوں کو اپنے قابو میں رکھیں، خود ''ضرورت'' کے قابو میں نہ چلے جائیں اور یہ سوچیں کہ مال واسباب کتنا بھی جمع کیا جائے بالآخر اس کو چھوڑ کر جانا ہے ہاں اگر دوسروں کی مدد کے لیے مال واسباب جمع کریں اور حلال ذرائع سے کمائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ باعث اجر وثواب ہے، اصل میں مال سے محبت ہلاکت کا باعث ہے۔۔۔یہ نہ دین کا رکھتی ہے نہ دنیا کا۔

۲۳۔ جب کسی کا عیب بیان کریں تو اپنے عیبوں پر ایک نظر ڈال لیں اور یہ سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے عیبوں کو چھپایا ہے تو ہمیں شکر ادا کرنا چاہیئے اور شکر ادا کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ دوسروں کے عیبوں کو چھپائیں اور اگر کوئی مرحوم ہو تو اس کی اچھائیوں کے سوا کچھ نہ بیان کریں۔

۲۴۔ غصہ پینا، نیک کاموں میں نہایت اہم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومن کی نشانی یہ بتائی کہ ''وہ غصہ پی لیتا ہے اور لوگوں سے درگزر کرتا ہے'' خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار ہدایت فرمائی اور خود عمل کر کے دکھایا جس کی مثال تاریخ انسانیت میں نہیں ملتی۔۔۔غصے میں انسان بہت سے غلط کام کر سکتا ہے اور کرتا ہے اس لیے اس پر قابو پانے کی ہدایت کی گئی۔۔۔ذرا سوچیں کہ اگر آج ہم نے دوسروں کے قصوروں کو معاف نہ کیا تو کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور کس منہ سے اپنی بخشش ومغفرت کی التجا کریں گے؟

۲۵۔ بدلہ لینا شریعت میں جائز ہے اگر کسی نے نقصان پہنچایا ہے تو اتنا ہی اس کو نقصان پہنچایا جا سکتا ہے لیکن معاف کر دیا جائے تو اس سے بہتر کیا بات ہے۔ یہ طریقت ہے۔۔۔تو شریعت میں انتقام لینا جائز ہے، طریقت میں جائز نہیں۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے لیے کبھی انتقام نہ لیا اور ہمیشہ درگزر سے کام لیا حتیٰ کہ جنگ کے علاوہ کبھی مارنے کے لیے ہاتھ تک نہ اٹھایا۔

۲۶۔ نعمت چلی جائے تو جانے پر مضطرب و بے قرار نہ ہوں بلکہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں

کہ اس نے اتنے عرصے یہ نعمت آپ کے پاس رکھی اور آپ پر کرم فرمایا۔۔۔۔ صبر سے کام لیں بلکہ شکر ادا کریں، مصیبت پر شکر، خالص شکر ہے۔۔۔۔ مصیبت کو جفا نہ سمجھیں کیوں کہ آزمائش کے بغیر محبت کا اندازہ نہیں ہوتا۔۔۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کو آزماتا ہے اور ان کی محبتوں کو راسخ کرتا ہے۔۔۔۔ آزمائش کے بعد عطا کا دروازہ کھول دیتا ہے اور خوب نوازتا ہے۔

۲۷۔ ہمیشہ سچی بات کہیں، جھوٹ نہ بولیں۔ گواہی دیتے وقت اور فیصلہ کرتے وقت حق و انصاف کو سامنے رکھیں اور وہی کہیں جو سچ ہو خواہ والدین کے خلاف ہو یا اولاد و عزیزوں کے خلاف اور مخالف و دشمن کے موافق۔۔۔۔ کبھی بھی مصلحت کی وجہ سے حق نہ چھپائیں۔۔۔۔ کوئی ہم زبان ہم وطن ہو، ہم قبیلہ ہو، ہم پیشہ ہو۔ ''حق و انصاف'' کے مقابلے میں کسی کی رعایت نہ کی جائے۔ ''حق و انصاف'' سب سے زیادہ رعایت کا مستحق ہے۔۔۔۔ طاقتور سے کمزور کا حق دلائیں، مظلوم کی مدد کریں۔

۲۸۔ امانت و دیانت ایک ایسی خوبی ہے جو دشمن کی نظر میں بھی محترم بنا دیتی ہے۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس امانت داری کا مظاہرہ فرمایا اس کا یہ اثر ہوا کہ دشمنوں کی نظروں میں آپ کا اتنا وقار بڑھا کہ وہ اپنی امانتیں آپ کے پاس رکھوانے لگے اور ''امین'' کہنے لگے۔۔۔ قوم کی ترقی میں امانت داری بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔۔۔ کسی کی بات بلا اجازت دوسرے تک پہنچانا، پس پردہ کسی کی بات کان لگا کر سننا، بلا اجازت کسی کا خط کھول کر پڑھنا یا کسی کی چیز ٹٹولنا یہ سب باتیں امانت داری کے خلاف ہیں اور خیانت ہیں ان سے بچیں۔

۲۹۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''میں اس لیے بھیجا گیا ہوں تا کہ اخلاق کی خوبیوں کو مکمل کر دوں''۔۔۔۔ مزید فرمایا کہ ''تمہاری دولت سب کے لیے کافی نہیں تمہارے اخلاق سب کے لیے کافی ہیں''۔۔۔۔ یعنی انسان کتنا ہی دولت مند ہو سارے عالم کی کفالت نہیں کر سکتا برخلاف اخلاق کے کہ اس میں کچھ خرچ نہیں ہوتا سب ہی کو نوازا جا سکتا ہے۔۔۔۔

۳۰۔ جو حسنِ سلوک کرنے والے کے ساتھ بد سلوکی کرتا ہے وہ درجہ حیوانیت سے بھی گرا ہوا ہے۔۔۔ جو حسنِ سلوک کرنے والے کے ساتھ حسنِ سلوک کرتا ہے وہ ابھی درجہ حیوانیت پر فائز ہوا ہے۔ جانور بھی اچھا سلوک کرنے والے کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔۔۔ ہاں جو بدخواہ اور دشمن کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے وہ انسانیت کے درجۂ عالی پر فائز ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی نمونے پیش کیے ہیں، انہی نمونوں کو سامنے رکھیں۔

۳۱۔ اپنے بچوں پر شفقت کریں۔۔۔ کوئی بچہ نکما بھی ہو تو اس کو بھی شفقت سے محروم نہ رکھیں۔ بسا اوقات نکمے بچے اچھے بچوں پر سبقت لے جاتے ہیں۔۔۔ حقیقت کا علم اللہ کو ہے۔۔۔ ہم کو کیا معلوم کون سا بچہ آگے چل کر کیا بنے گا؟ بچوں کو کبھی نہ ماریں، مارنے سے بچے کبھی دلیر اور کبھی مایوس و ناامید ہو جاتے ہیں۔۔۔ ہمیشہ ان کا ادب کریں تاکہ وہ آپ کا ادب کریں۔۔۔

۳۲۔ اولاد کو چاہیئے کہ والدین کی اطاعت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے اور جب والدین بوڑھے ہو جائیں تو عجز و انکساری سے ان کے آگے گردن جھکا دے اور اُف تک نہ کہے۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''والدین تمہاری جنت ہیں اور والدین ہی تمہاری دوزخ''۔ یعنی جس نے والدین کو خوش رکھا اس نے جنت کمائی اور جس نے ناراض رکھا اس نے جنت گنوائی۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جس کے والدین نے ناراض ہو کر اس کو چھوڑ دیا اس کی بخشش نہیں۔'' اس لیے والدین کو کبھی ناراض نہ ہونے دیں، ان کی ناراضگی میں دنیا بھی تباہ اور آخرت بھی تباہ۔۔۔ یہ بات اچھی طرح ذہن میں رکھیں۔

۳۳۔ بیوی کے ساتھ حسن سلوک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ سامنے رکھیں، آپ نے ازواج مطہرات کی کیسی دل جوئی اور دل نوازی فرمائی۔۔۔ اتنی ازواج کے ہوتے ہوئے اپنا کام خود کرتے تھے اور ان کے ساتھ تعاون فرماتے تھے۔۔۔ تلخ باتوں کو نظر انداز فرماتے۔۔۔ ازواج کو اپنے حسن سلوک سے ایسا گرویدہ بنایا

کہ انہوں نے آپ کی محبت کی خاطر دنیا کو چھوڑ دیا، یہ آپ کا معجزہ ہے۔

۳۴۔ عزیزوں، دوستوں سے ملتے رہیں۔۔۔ اور محبتیں بڑھاتے رہیں اس کی بڑی فضیلت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ملنے جلنے پر بہت زور دیا ہے اور رشتہ داریوں کو ختم کرنے والے کے لیے وعید آئی ہے۔۔۔ ذرا ذرا سی بات پر روٹھنا اور روٹھ کر بیٹھ جانا، مردوں کو زیب نہیں دیتا۔۔۔ مردانگی یہ ہے کہ بڑی سے بڑی بات کو درگزر کر کے ٹوٹے ہوئے رشتوں کو جوڑا جائے۔۔۔ توڑنے میں کوئی محنت نہیں کرنی پڑتی۔۔۔ ہاں جوڑنے میں تلوار کی دھار پر چلنا پڑتا ہے۔

۳۵۔ اپنا دل صاف رکھیں، بدگمانیوں سے پاک رکھیں، بعض بدگمانیاں گناہ کبیرہ ہیں۔۔۔ دل کینہ پروریوں کی جگہ نہیں، یہ عرش الٰہی ہے، اس عرش پر محبت ہی کو جلوہ فگن ہونا چاہیئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس کے دل میں محبت نہیں اس کے دل میں ایمان نہیں''۔۔۔ اور تین بار فرمایا۔

۳۶۔ نماز سے کبھی غافل نہ ہوں۔۔۔ فرائض وسنن کو پابندی سے ادا کریں، یہ نہ کریں کہ فرائض وسنن کو چھوڑ دیں اور عباداتِ نافلہ ادا کریں۔۔۔ فرائض وسنن کی ادائیگی کے بغیر عباداتِ نافلہ قبول نہیں ہوتیں۔

۳۷۔ اگر دولت ہے تو اپنی زندگی میں وارثوں کو دے دیں تاکہ وہ آپ سے اللہ کے لیے محبت کر سکیں اور آپ کی دولت کی آرزو میں آپ کی موت کی آرزو نہ کرنے لگیں۔۔۔ دولت بہرحال وارثوں کو ملنی ہے۔۔۔ مرنے سے پہلے خود دے دیں تو یہ بڑی ہمت کی بات ہے۔۔۔ اور مردانگی یہی ہے کہ دنیا کو دنیا ہی میں چھوڑ دیں اور صرف اللہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اپنے ساتھ لے جائیں۔

۳۸۔ عمر میں برکت کے ساتھ ساتھ وقت میں برکت کی بھی دُعا مانگیں۔۔۔ بسا اوقات چھوٹی عمر میں وہ کام کر لیا جاتا ہے جو بڑی عمر والوں کو نصیب نہیں ہوتا اور بسا اوقات بڑی عمر میں وہ کام نہیں ہو پاتا جو چھوٹی عمر والے کر لیتے ہیں۔

۳۹۔ کبھی مایوس ہوکر یہ خیال نہ کریں کہ موت آ گئی ہے۔۔۔۔ جب سے زندگی ساتھ ہے موت تو اسی وقت سے ساتھ ہے۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ مختار ہے، چاہے ہم کو بچپن میں اٹھالے، چاہے جوانی میں، چاہے بڑھاپے میں۔۔۔۔ مرنے کے لیے مریض ہونا بھی ضروری نہیں۔۔۔۔ جب چاہتے ہیں جس حالت میں چاہتے ہیں اٹھا لیتے ہیں۔۔۔۔ مریض رہ جاتے ہیں تندرست وتوانا چلے جاتے ہیں۔۔۔۔ اپنی جان کو اسی کے حوالے کردیں اور اطمینان سے اپنا کام کرتے جائیں۔۔۔۔

۴۰۔ جب کوئی دُعا بظاہر قبول نہ ہو تو دل برداشتہ نہ ہوں کیا خبر کہ وہ قبول ہو جاتی تو ہمارے لیے نقصان دہ ہوتی۔۔۔۔ مستقبل کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے، انسان کی نظر محدود ہے تو اس کی آرزوئیں بھی محدود ہیں۔۔۔۔ دُعا کے ردو قبول کو اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دینا چاہیئے اور راضی برضا رہنا چاہیے۔۔۔۔ جو دُعائیں قبول نہیں ہوئیں اور دُعا کرنے والے نے اس پر صبر کیا تو آخرت میں اس کو اس صبر پر جو اجر ملے گا اس کو دیکھ کر وہ کہے گا کہ کاش سب دُعائیں قبول نہ ہوئی ہوتیں۔۔۔۔

۴۱۔ اپنے گناہوں پر نظر رکھیں، مگر اس کی رحمت سے مایوس نہ ہوں وہ گناہ گاروں ہی کے لیے غفور ہے۔۔۔۔ وہ سیاہ کاروں ہی کے لیے رحیم ہے۔۔۔۔ وہ عیب داروں ہی کے لیے ستار ہے۔۔۔۔ جس نے اپنے گناہوں کو بڑا سمجھا، اس نے اس کے کرم کو چھوٹا جانا۔۔۔۔ احساس کے دریچے سے اگر اس کا ایوانِ رحمت نظر نہ آئے تو دُعا کیجیئے۔۔۔۔ نظر آئے تو سر جھکا لیجیئے۔۔۔۔ وہ بے خبر نہیں، باخبر ہے، بس ضرورت اس بات کی ہے کہ نظر اس کی طرف رہے۔۔۔۔ اس کے کرم کے مقابلے میں ہمارے گناہ کچھ بھی تو نہیں۔۔۔۔ مگر اس کے کرم پر نظر رکھ کر گناہوں پر اصرار نہ کریں کہ اس سے دل سیاہ ہو جاتا ہے۔۔۔۔ گناہوں پر نادم رہیں کہ ندامت ہی توبہ ہے۔۔۔۔

۴۲۔ انسان اپنے ماحول سے بہت متاثر ہوتا ہے اور انسان ہی کیا شجر وحجر متاثر ہوتے ہیں۔ اس لیے ایسا دوست اور رفیق انتخاب کریں جس کی صحبت سے نیک کاموں

میں رغبت ہواور بُرے کاموں سے بیزاری۔۔۔۔ایسا دوست میسر نہ آئے تو تنہائی بہتر ہے۔۔۔۔اس دنیا میں انسان کو صحبت ہی بناتی ہے اور صحبت ہی بگاڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ''سچوں کے ساتھ رہو۔''

۴۳۔ زندگی کا کوئی لمحہ ایسا نہیں جس کے لیے اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم نہ ہو۔۔۔۔ ہر لمحہ کے لیے ایک حکم ہے۔۔۔۔کامیاب وہی ہے جو اس کے احکام پر چلتا ہے، ہر کام حکم کے مطابق کرتا ہے اور خود کو اس کی رضا و مشیت میں ڈھال لیتا ہے کوئی کام اس کی منشاء کے خلاف نہیں کرتا اور ہر لمحہ باخبر رہتا ہے۔

۴۴۔ دولت رحمت نہیں، آزمائش ہے۔۔۔ رحمت سمجھ کر اس کی آرزو نہ کرنی چاہیئے۔۔۔۔اگر اس کو نیک کاموں میں صرف کیا جائے تو رحمت ہے ورنہ زحمت ہی زحمت ہے۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ اتنی دولت دے جو سرکش نہ بنائے تو اس کا شکر ادا کریں اور مزید کی آرزو نہ کریں، ہاں اس کے کرم کے ضرور آرزومند رہیں۔

۴۵۔ اس عزت کی تلاش میں رہیں جو باقی رہنے والی ہے۔۔۔۔ جو عزت، دولت یا عہدے کی وجہ سے ملے اس کو اپنی عزت نہ سمجھیں کہ وہ غیر کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے، جب وہ غیر نہ رہے گا یہ عزت بھی نہ رہے گی۔۔۔۔عزت وہی ہے جو جدا نہ ہو سکے اور ایسی عزت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور ان کے بتائے ہوئے راستے پر چل کر ہی حاصل کی جاسکتی ہے۔۔۔۔

۴۶۔ کوئی کسی بھی سلسلۂ طریقت سے منسلک ہو اس کو اپنا بھائی تصور کریں غیر نہ سمجھیں۔۔۔۔ یہ روحانی سلسلے ہیں، اس لیے کہ اللہ کے بندوں کو محبت کے بندھنوں میں باندھ دیا جائے، اس لیے نہیں کہ اللہ کی مخلوق کو گروہوں میں تقسیم کر دیا جائے۔۔۔۔ان کا واحد مقصد یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کرم سے وابستہ کر کے اللہ تک پہنچا دیا جائے۔ یہ مقصد سامنے رکھیں۔۔۔۔اس سے غافل نہ ہوں۔۔۔۔تمام برادران طریقت سے محبت کریں۔۔۔۔ خانقاہی عصبیت سے دور رہیں۔۔۔۔اہل سلسلہ کو اپنا بھائی سمجھیں، ان کی مدد کریں۔

۴۷۔ اپنے سلسلے کی کوئی علامت یا امتیاز نہ رکھیں، سب سے بڑا امتیاز اتباعِ سنت نبوی ہے اور بس۔۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نشست و برخاست میں اور لباس وطعام میں امتیاز کو ناپسند فرمایا۔۔۔۔جس چیز کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ناپسند فرمائیں اس کو اپنے لیے پسند کرنا تقاضائے محبت کے خلاف ہے۔

۴۸۔ جب آپ کا ظاہر شریعت کے مطابق ہو تو باطن بھی شریعت کے موافق رکھیں۔ احتیاط سے قدم رکھیں اور کوئی کام شریعت کے خلاف نہ کریں کیوں کہ لوگ آپ کو شریعت کا امین سمجھتے ہیں اور اسلام کا علم بردار۔۔۔۔وہ آپ سے بڑی توقعات رکھتے ہیں، اس کو غنیمت جانیئے اور کوئی خلاف شرع قدم نہ اٹھایئے کیوں کہ آپ کو دیکھ کر لوگ اسلام سے برگشتہ ہو جائیں گے۔۔۔۔بزرگی اظہار عجائبات کا نام نہیں، اتباعِ سنت کا نام ہے اس میں کمال پیدا کیجیئے۔۔۔۔

۴۹۔ اگر آپ عالم ہیں اور تبلیغ کا کام کر رہے ہیں تو اپنی مجلس میں کافر ومشرک سب کو آنے دیجیئے اور یہ خیال کیجیئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولین مجالس میں یہی سب آتے تھے۔۔۔۔آپ نے اپنے حسن خلق سے ان کو گرویدہ بنایا اور ان میں ایسا انقلاب برپا کیا کہ سب کے سب اسلام کے سچے خدمتگار اور آپ کے جانثار ہوگئے۔۔۔۔ہاں اگر آپ عالم دین نہیں تو کسی بے دین کے ساتھ دینی بحث میں نہ اُلجھیں اور کسی پریشان خیال کے ساتھ دوستی نہ رکھیں، نہ اس کی مجالس میں بیٹھیں کہ فکر صحیح زندگی کی سب سے بڑی دولت ہے۔اس کی حفاظت ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے اور اپنے حبیب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی سچی محبت عطا فرمائے اور صراطِ مستقیم پر چلائے۔آمین

وما علینا الا البلاغ

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ
ابن مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ

۳؍شعبان المعظم ۱۴۰۷ھ
۱؍اپریل ۱۹۸۷ء

وضاحت

۱۔ شجرہ عالیہ نقشبندیہ مظہریہ میں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ (م۔۱۴۸ھ) کے بعد حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ (م۔۲۶۱ھ) کا نام آتا ہے پھر حضرت ابوالحسن خرقانی رضی اللہ عنہ (م۔۴۲۵ھ) کا نام آتا ہے۔ان شیوخ طریقت کے درمیان زیادہ سالوں کا فاصلہ ہونے کی وجہ سے بعض حضرات شجرہ نقشبندیہ مجددیہ کو منقطع سمجھتے ہیں مگر حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔اصل میں حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ نے طریقہ اویسیہ میں حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے فیض حاصل کیا اور حضرت ابوالحسن خرقانی رضی اللہ عنہ نے سلوک میں حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ کی روحانیت سے تربیت پائی، اس لیے شجرہ شریف میں دوسرے شیوخ طریقت کے بجائے ان دو کے نام شامل کیے گئے کیوں کہ یہ راہِ سلوک اقرب و افضل ہے۔۔۔ جو حضرات اس حقیقت سے واقف نہیں ان کے لیے تمام شیوخ طریقت کے نام لکھے جاتے ہیں، الحمدللہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ منقطع نہیں، متصل ہے۔۔۔سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مظہریہ خالدیہ کے شیخ طریقت العلامتہ المجاہد الشیخ محمد الحامد رحمتہ اللہ علیہ کا شجرہ شریف عبدالحمید طہماز نے شائع کیا ہے (مطبوعہ دمشق، ۱۹۸۱ء) اس شجرہ شریف میں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے بعد مندرجہ ذیل شیوخ طریقت کا ذکر کیا ہے۔

۱۔	حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ	۱۸۳ھ بغداد
۲۔	حضرت امام علی رضا بن موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ	۲۰۸ھ طوس
۳۔	حضرت معروف کرخی رضی اللہ عنہ	۲۰۰ھ بغداد
۴۔	حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ	۲۵۰ھ بغداد

ا۔	حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ	۲۹۷ھ بغداد
۲۔	حضرت ابی علی احمد الرود باری رحمۃ اللہ علیہ	۳۲۲ھ مصر
۳۔	حضرت علی ابی حسن بن احمد الکاتب المصری رحمۃ اللہ علیہ	۳۴۶ھ مصر
۴۔	حضرت سعید بن سلام المغربی رحمۃ اللہ علیہ	۳۷۳ھ نیشاپور
۵۔	حضرت ابی القاسم علی الگرگانی رحمۃ اللہ علیہ	۴۵۰ھ گرگان

ان شیوخ طریقت کے بعد حضرت ابوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ (م۔۴۷۷ھ) کا نام ہے جو شجرہ عالیہ مظہریہ میں موجود ہے۔

۲۔ شجرہ عالیہ مظہریہ میں حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ (م۔۷۹۱ھ) کے بعد حضرت علاؤ الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ (م۔۸۰۲ھ) کا نام آتا ہے پھر حضرت یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ (م۔۸۵۱ھ) کا نام آتا ہے جب کہ اسی خاندان کے دوسرے شجروں میں حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے بعد حضرت یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ کا نام آتا ہے۔ چونکہ حضرت یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ نے خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی ہدایت کے مطابق حضرت علاؤ الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ سے برسوں فیض حاصل کیا تھا اس لیے خاندان مظہریہ کے شجرے میں ان کا نام شامل کر دیا گیا جو درست ہے۔

۳۔ شجرہ عالیہ مظہریہ میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادگان میں حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ (م۔۱۰۷۹ھ) کا نام ہے جب کہ اسی خاندان کے دوسرے شجروں میں حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ (م۔۱۰۷۰ھ) کا نام ہے، جو صحیح نہیں۔

اور بچوں کے ساتھ ہو جاؤ